قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ (آل عمران:74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

منگل 7؍فروری 2023ء | 15؍رجب 1444 ہجری قمری | 7؍تبلیغ 1402 ہجری شمسی | جلد:5 | شمارہ:32

فرمانِ رسولؐ

ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقشِ قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے اے اللہ! روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاک کر اور اس کا مال و متاع برباد کر دے۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب قول اللہ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَ اتَّقٰی)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

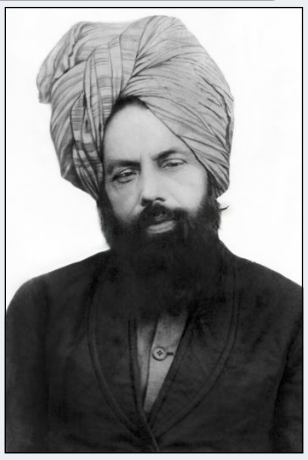

بیکار اور نکمی چیزوں کے خرچ سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نص صریح ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران:93) جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو۔ کیا صحابہ کرامؓ مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو ان کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کے لئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں تو پھر کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہو سکتی ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضامندی کا نشان ہے کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟ بات یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جاتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پروا نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 47 ایڈیشن 1988ء)

ارشادِ باری تعالیٰ

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعِفْہُ لَکُمْ وَ یَغْفِرْ لَکُمْ ؕ وَ اللّٰہُ شَکُوْرٌ حَلِیْمٌ ﴿۱۸﴾

(التغابن:18)

ترجمہ: اگر اللہ کو قرضۂ حسنہ دو گے تو وہ اُس کو تمہارے لئے بڑھا دے گا اور تمہارے لئے بخشش کے سامان پیدا کرے گا اور اللہ بہت قدردان اور ہر بات کو سمجھنے والا ہے۔

فرمانِ خلیفۂ وقت

میری ضرورتیں، دینی ضرورتوں سے بڑھ کر نہیں ہیں

حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خسر تھے اور حضرت امّ ناصر کے والد تھے، ان کے بارے میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ قربانی میں اس قدر بڑھ چکے ہیں کہ اگر یہ کچھ نہ بھی دیں تب بھی ان کے قربانی کے وہ معیار جو پیچھے ہو چکے ہیں بہت اعلیٰ ہیں، وہ ہی کافی ہیں۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی مقصد کے لئے تحریک فرمائی تو انہوں نے (ڈاکٹر صاحب نے) اپنی تنخواہ جو اُس وقت ان کو ملی تھی فوری طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پوری کی پوری بھجوا دی۔ اُن کے قریب جو کوئی موجود تھے انہوں نے کہا کہ کچھ اپنے خرچ کرنے کے لئے بھی رکھ لیں، آپ کو بھی ضرورت ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ آج خدا کے مسیح نے دین کی ضرورت کے لئے رقم کا مطالبہ کیا ہے۔ میری ضرورتیں دینی ضرورتوں سے بڑھ کر نہیں ہیں۔ اس لئے یہ ساری کی ساری رقم جو میرے پاس موجود ہے فوری طور پر بھجوا رہا ہوں۔ غرض کہ ایسے بہت سے واقعات ملتے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں قربانی کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔ ایک دفعہ کسی نے اعتراض کیا کہ حضرت خلیفہ اول کے بعد کوئی ایسا نہیں ہے جو اتنی قربانی کرنے والا ہو تو اس معترض کا جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ’’آپ کہتے ہیں کہ صرف ایک حکیم مولوی نور الدین صاحب اس جماعت میں عملی رنگ رکھتے ہیں۔ دوسرے ایسے اور ایسے ہیں۔ مَیں نہیں جانتا کہ آپ اس افتراء کا خدا تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں کہ سچے دل سے میرے پر ایمان لائے ہیں (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی زندگی کی یہ بات کر رہے ہیں اور آج اللہ کے فضل سے یہ تعداد کہیں کی کہیں پہنچی ہوئی ہے) اور اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں اور باتیں سننے کے وقت اس قدر روتے ہیں کہ ان

بقیہ صفحہ 9 پر

اس شمارہ میں

- غزل آپ کے لئے (منظوم)
- تلخیص صحیح بخاری سوالاً جواباً
- ممکنہ تیسری عالمی جنگ قسط 5
- مجلس انصار اللہ فن لینڈ کی سالانہ رپورٹ
- برکینا فاسو میں مدرسۃ الحفظ کا قیام
- جماعت احمدیہ فلپائن کی تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں

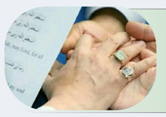

دربارِ خلافت

خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی سمجھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

بعض لوگ اس بات پر خوش ہو جاتے ہیں کہ ہمیں جماعت میں اتنے عہدوں پر کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ بے شک یہ فقرہ اُن کے منہ سے نکلتا ہے کہ کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے لیکن اس کام کی توفیق کا حق تب ادا ہوگا جب ذہن کے کسی گوشے میں بھی عہدہ کا تصور پیدا نہ ہو بلکہ خدمتِ دین کا تصور پیدا ہو۔ خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی سمجھیں۔ یہ خیال دل میں رہے۔ اپنی اَنا، فخر اور رعونت اور اپنے آپ کو دوسرے سے بہتر سمجھنے کا خیال بھی دل میں پیدا نہ ہو۔ جو لوگ اس سوچ کے ساتھ کام کرتے ہیں اور عاجزی کو ہر وقت اپنے سامنے رکھتے ہیں، اُن کے کاموں میں اللہ تعالیٰ پھر بے انتہا برکت بھی ڈالتا ہے۔ اُن کے ساتھ کام کرنے والے بھی بھرپور طریق سے اُن کے مددگار بن کر جماعتی خدمات سرانجام دے رہے ہوتے ہیں اور افرادِ جماعت بھی اُن کی ہر بات کو دل کی خوشی سے قبول کر رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہمارے تمام عہدیدار یا خدمت سرانجام دینے والے بھی اپنے آپ میں یہ عاجزی، انکساری، اخلاص، محنت اور دعا کی حالت پیدا کرنے والے ہوں اور پہلے سے بڑھ کر پیدا کرنے والے ہوں اور جب یہ ہوگا تو تبھی وہ یقیناً خلیفہ وقت کے بھی سلطانِ نصیر بننے والے ہوں گے اور افرادِ جماعت بھی وفا کے ساتھ سلسلہ کے کاموں کو ہر دوسرے کام پر مقدم کرنے والے ہوں تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے ہمیشہ دیکھتے چلے جانے والے ہوں۔ جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے کہ ہمارا کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو آگے بڑھانا ہے۔ اُس کام کو آگے بڑھانا ہے جو اسلام کا پیغام دنیا میں پھیلانے کا آپ کے سپرد ہوا ہے۔ بکھرے ہوئے مسلمانوں کو اکٹھا کرنا ہے۔ دنیا کو خدائے واحد کے آگے جھکنے والا بنانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کام جماعت سرانجام دے رہی ہے۔ مشنز کی تعمیر، مساجد کی تعمیر، تبلیغ کا کام، لٹریچر کی تیاری اور اشاعت، مبلغین اور مربیان کو تیار کرنا اور میدانِ عمل میں بھیجنا، یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کر رہی ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا، اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق ہماری زندگی کا مقصد عبادت کرنا ہے اور ایک مسلمان مرد پر نماز باجماعت فرض ہے اور باجماعت نماز کے لئے مساجد اور مناسب جگہوں کی تعمیر اور انتظام بھی بڑا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو بے شمار فضل گزشتہ سال جماعت پر فرمائے، اُن میں سے یہ بھی ایک بہت بڑا فضل ہے کہ دنیا میں ہمیں مساجد بنانے کی توفیق ملی اور مساجد کو آباد کرنے کی توفیق ملی۔ گو کہ یورپ میں بھی اور آسٹریلیا میں بھی، فار ایسٹ (Far East) میں بھی اور باقی علاقوں میں بھی لیکن افریقہ اور انڈیا میں خاص طور پر اس سلسلے میں بہت کام ہوا ہے۔ اس کا مختصر جائزہ بھی میں پیش کر دیتا ہوں۔ 2013ء کے سال میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 136 باقاعدہ مساجد اور انڈیا میں بعض چھوٹے چھوٹے گاؤں میں فوری طور پر لکڑی اور ٹین سے عارضی مسجدیں یا شیڈ (Shed) بنائے گئے ہیں ان کی تعداد 22 تھی اور 258 نئی مساجد ملیں۔ یہ مساجد اس طرح ملیں کہ تبلیغ کا جو کام جماعت کر رہی ہے، اُس کے ذریعہ سے جو ائمہ جماعت میں شامل ہوئے اُن کے ساتھ اُن کی مساجد بھی آئیں اور لوگ بھی شامل ہوئے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا زیادہ کام افریقہ اور انڈیا میں ہوا ہے۔ 158 مساجد کی جو میں نے بات کی ہے ان میں سے 102 باقاعدہ مساجد افریقہ میں بنی ہیں اور انڈیا میں مسجد کے لئے 22 شیڈ (Shed) اس لئے بنائے گئے ہیں تا کہ فوری ضرورت پوری ہو اور افریقہ میں اس وقت 41 مساجد زیرِ تعمیر ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا کہ اس سال باقی ممالک میں بھی مسجدیں تعمیر ہوئیں اور ہو بھی رہی ہیں۔ اسی طرح مشن ہاؤسز ہیں۔ 121 مشن ہاؤسز، مرکز تعمیر ہوئے جن میں سے 77 افریقہ میں اور پانچ انڈیا میں۔ انڈیا بھی کافی وسیع ملک ہے اور افریقہ تو براعظم ہے۔ اُس میں بھی ایسٹ اور ویسٹ میں زیادہ تر ہمارے چھ، سات، آٹھ ممالک ہیں، جہاں جماعت پھیل رہی ہے اور بڑی تیزی سے وہاں کام ہو رہا ہے۔

(خطبہ جمعہ 3؍ جنوری 2014ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

غزل آپؐ کے لئے

(کلام حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

گلشن میں پھول، باغوں میں پھل آپؐ کے لئے
جھیلوں پہ کھل رہے ہیں کنول آپؐ کے لئے

میری بھی آرزو ہے، اِجازت ملے تو میں
اَشکوں سے اِک پروؤں غزل آپؐ کے لئے

مژگاں بنیں، حکایتِ دل کے لئے قلم
ہو رَوشنائی، آنکھوں کا جل آپؐ کے لئے

اِن آنسوؤں کو چرنوں پہ گرنے کا اِذن ہو
آنکھوں میں جو رہے ہیں مچل آپؐ کے لئے

دِل آپؐ کا ہے، آپؐ کی جان، آپؐ کا بدن
غم بھی لگا ہے جان گسل آپؐ کے لئے

میں آپؐ ہی کا ہوں، وہ مری زندگی نہیں
جس زندگی کے آج نہ کل آپؐ کے لئے

گو آ رہی ہے میرے ہی گیتوں کی بازگشت
نغمہ سرا ہیں دَشت و جبل آپؐ کے لئے

ہر لحظۂ فراق ہے عمرِ درازِ غم
گزرا نہ چین سے کوئی پل آپؐ کے لئے

آ جایئے کہ سکھیاں یہ مل مل کے گائیں گیت
موسم گئے ہیں کتنے بدل آپؐ کے لئے

ہم جیسوں کے بھی دید کے سامان ہو گئے
ظاہر ہوا تھا حسنِ ازل آپؐ کے لئے

جلسہ سالانہ یوکے 1989ء

مختار احمد

تلخیص صحیح بخاری سوالاً جواباً

کتاب الصلوٰۃ جزو اول

قسط 17

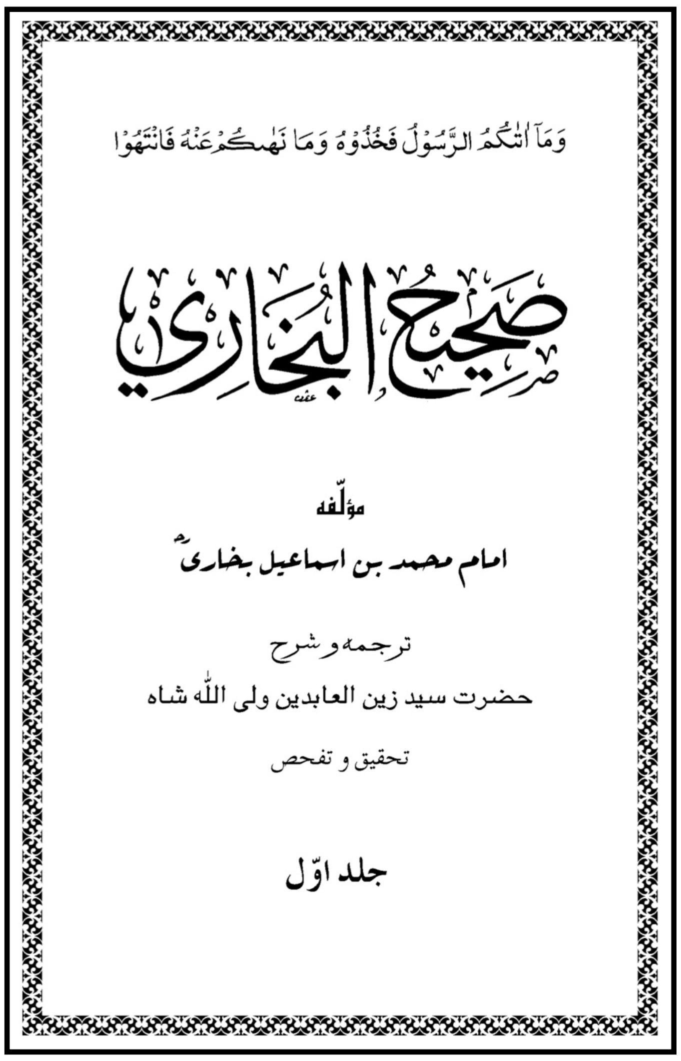

سوال: نماز کس طرح فرض ہوئی؟

جواب: ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کا واقعہ تفصیلاً بیان فرمایا اور نمازوں کے بارہ میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں تو موسیٰؑ نے نمازوں میں کمی کروانے کا مشورہ دیا چنانچہ میں اس وجہ سے اللہ کے حضور بار بار آیا گیا۔ تو آخر کار اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ اب پانچ نمازیں ہیں جو ثواب میں پچاس کے برابر ہیں اور میری بات بدلی نہیں جاتی۔

سوال: نمازوں کی کتنی کتنی رکعتیں فرض ہوئیں؟

جواب: ام المؤمنین عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے نماز میں دو دو رکعت فرض کی تھی۔ سفر میں بھی اور اقامت کی حالت میں بھی۔ پھر سفر کی نماز تو اپنی اصلی حالت پر باقی رکھی گئی اور اقامت کی نمازوں میں زیادتی کر دی گئی۔

سوال: کیا نماز کے لئے کپڑے پہننا لازم ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ کہ تم کپڑے پہنا کرو ہر نماز کے وقت اور جو ایک ہی کپڑا بدن پر لپیٹ کر نماز پڑھے۔ نبی کریمؐ نے فرمایا: اپنے کپڑے کو ٹانک لے اگرچہ کانٹے ہی سے ٹانکنا پڑے اور گندگی والے کپڑے کے سوا سب کپڑوں میں نماز درست ہوگی۔ نبی کریمؐ نے حکم دیا تھا کہ کوئی ننگا بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔ اس لئے کپڑے پہننا ہر نمازی کے لئے لازم ٹھہرا۔

سوال: نماز کے لئے اپنی گردن سے تہ بند باندھنا درست ہے؟

جواب: جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا تھا اور آپؐ نے لوگوں کو ایک تہ بند میں نماز پڑھ کر دکھائی تا معترضین کا منہ بند ہو جائے اور فرمایا: بھلا نبی کریمؐ کے زمانہ میں دو کپڑے کس کے پاس تھے؟

حضورؐ کے ساتھ کئی لوگوں نے اپنی تہ بند کندھوں پر باندھ کر نماز پڑھی۔ یعنی شاذ شاذ لوگوں کو دو کپڑے میسر آتے تھے۔

سوال: کیا کبھی حضورؐ نے چاشت کے وقت نماز ادا کی؟

جواب: ام ہانی بنت ابی طالبؓ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر نبی کریمؐ نے غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز پڑھی، ایک ہی کپڑے میں لپٹ کر۔ یہ نماز چاشت کے وقت تھی۔

سوال: کیا حضورؐ نے کبھی جبہ پہن کر نماز پڑھی؟

جواب: مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر ایک دن میں نے حضورؐ کو وضو کروایا اور آپؐ شامی جبہ پہنے ہوئے تھے۔ آپؐ ہاتھ کھولنے کے لیے آستین اوپر چڑھانا چاہتے تھے لیکن وہ تنگ تھی اس لیے آستین کے اندر سے ہاتھ باہر نکالا۔ میں نے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ آپؐ نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا اور اپنے خفین پر مسح کیا۔ پھر نماز پڑھی۔

سوال: کیا نماز کے لئے کوئی خاص لباس ہونا چاہیے؟

جواب: ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا اور اس نے صرف ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم سب لوگوں کے پاس دو کپڑے ہو سکتے ہیں؟

پھر عمرؓ سے ایک شخص نے پوچھا تو انہوں نے کہا جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں فراوانی عطا فرمائی ہے تو اس کا اظہار بھی کر سکتے ہو۔ یعنی جتنے باوقار ہو سکتے ہو اور عمدہ لباس میسر ہیں تو وہ پہنو، اور نماز کے لئے کسی خاص لباس کی ہدایت نہیں فرمائی۔

سوال: حضورؐ سے دریافت کیا گیا کہ احرام کے لئے کس طرح کا لباس ہونا چاہیے؟

جواب: آپؐ نے فرمایا کہ نہ قمیص پہنے نہ پاجامہ، نہ باران کوٹ اور نہ ایسا کپڑا جس میں زعفران لگا ہوا ہو اور نہ ورس لگا ہوا کپڑا، پھر اگر کسی شخص کو جوتیاں نہ ملیں تو وہ موزے کاٹ کر پہن لے تا کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

سوال: ستر ڈھانکنے کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صماء (مشک کسنے) کی طرح کپڑا بدن پر لپیٹنے اور احتباء سے منع فرمایا۔ احتباء یہ ہے کہ گوٹھ مار کر بیٹھنا، شرمگاہ کی بجائے پنڈلیوں پر کپڑا ڈالنا۔

سوال: حضورؐ نے کن چار چیزوں سے منع فرمایا؟

جواب: ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللِّبَاسِ وَالنِّبَاذِ کی بیع اور صماء اور احتباء سے منع فرمایا۔

لماس سے مراد ہے کہ کسی فروخت کنندہ کی چیز کو چھو کر بیع کو لازم قرار دے لینا اور نباذ ایسی بیع کہ خرید کنندہ فروخت کنندہ کی طرف کپڑا پھینک دیتا اور اس پر لازم ہو جاتا کہ اب وہ اپنی چیز کسی اور کو فروخت نہ کرے یہ زمانہ جاہلیت کی بیع تھیں۔

سوال: فتح مکہ کے بعد والے سال حج کے موقع پر حضورؐ نے کیا اعلانات کروائے؟

جواب: اس حج میں حضورؐ نے امیر حجاج ابوبکر صدیقؓ کو مقرر فرمایا تھا۔

ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ اس حج کے موقع پر مجھے ابوبکرؓ نے یوم نحر یعنی دس ذی الحجہ کو اعلان کرنے والوں کے ساتھ بھیجا۔ تا کہ ہم منیٰ میں اس بات کا اعلان کر دیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کر سکتا اور کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتا۔

سوال: حضورؐ نے علیؓ کو کیا حکم دے کر ابوبکرؓ کے پیچھے مکہ بھیجا؟

جواب: حمید بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کو ابوبکرؓ کے پیچھے بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ وہ سورۃ البراءۃ پڑھ کر سنا دیں اور اس کے مضامین کا عام اعلان کر دیں۔

ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ علیؓ نے ہمارے ساتھ نحر کے دن منیٰ میں دسویں تاریخ کو یہ سنایا کہ آج کے بعد کوئی مشرک نہ حج کر سکے گا اور نہ بیت اللہ کا طواف کوئی شخص ننگے ہو کر کر سکے گا۔

سوال: حضرت جابرؓ نے لوگوں کے سامنے ایک کپڑے میں نماز کیوں پڑھی؟

جواب: جابر بن عبداللہؓ نے فرمایا: میں نے چاہا کہ نادان لوگ مجھے اس طرح نماز پڑھتے دیکھ لیں، میں نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا تھا۔

سوال: حضورؐ کا اپنی ران کھولنے کا کیا واقعہ ہے؟

جواب: ابن عباسؓ، جرہدؓ اور محمد بن جحشؓ سے مروی ہے کہ ران شرمگاہ ہے۔ انسؓ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پہ اپنی ران کھولی۔ امام بخاری کے نزدیک یہی بات زیادہ صحیح ہے اور جرہد کی روایت میں بہت احتیاط ملحوظ ہے۔

سوال: عثمانؓ کے سامنے حضورؐ کا گھٹنوں پہ کپڑا ڈالنے کا کیا واقعہ ہے؟

جواب: ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھٹنے ڈھانک لئے۔

سوال: کیا نزولِ وحی کے وقت حضورؐ کے جسم مبارک میں کوئی تغیر ہو جاتا تھا؟

جواب: زید بن ثابتؓ نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ وحی نازل فرمائی۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران مبارک میری ران پر تھی، آپ کی ران اتنی بھاری ہوگئی تھی کہ مجھے اپنی ران کی ہڈی ٹوٹ جانے کا خطرہ پیدا ہوگیا۔

سوال: کیا فجر کی نماز لو لگنے سے پہلے، اندھیرے میں پڑھی جاسکتی ہے؟

جواب: انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خیبر میں تشریف لے گئے۔ ہم نے وہاں فجر کی نماز اندھیرے ہی میں پڑھی۔

سید انور احمد شاہ۔ برکینا فاسو

ممکنہ تیسری عالمی جنگ

قسط 5

16۔ امریکہ کا جنگی جنون

جولائی 1939ء میں چند سائنسدانوں نے امریکن صدر رُوز ویلٹ سے ملاقات کی جس کے نتیجہ میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اس میں آئن سٹائن کے علاوہ تین اور سائنسدان شامل تھے۔ بعد میں برطانیہ، فرانس اور دیگر چند ملکوں کے سائنسدان بھی شامل ہو گئے، اور یہ سب مل کر 1941ء میں دو قسم کے ایٹم بم بنانے میں کامیاب ہو گئے۔

اس میں سے ایک فیژن کے عمل پر مشتمل تھا جو ہیروشیما پر گرایا گیا اور دوسرا فیوژن کے عمل پر مشتمل تھا اور یہ ناگاساکی پر بعد میں گرایا گیا۔ ہیروشیما پر بم 6؍اگست 1945ء کو بروز سوموار صبح آٹھ بجکر پندرہ منٹ پر جہاز سے ایک پیراشوٹ کے ذریعے سے گرایا اور جہاز اس وقت چوبیں ہزار فٹ کی بلندی پر تھا اور بم گرانے کے بعد جہاز تیزی سے وہاں سے آگے نکل گیا۔ بم دو ہزار دو سوفٹ کی بلندی پر آ کر پھٹا۔ ہیروشیما کی اس وقت آبادی چار لاکھ پچاس ہزار تھی۔ دھماکا کے چند سیکنڈ بعد ساٹھ فی صد آبادی ہلاک ہو چکی تھی، اس دھماکہ سے، عمارتیں گرنے سے، آگ سے جھلسنے سے، تابکاری کے اثرات سے اور اس درجہ حرارت سے جو سورج کی بیرونی سطح کے درجہ حرارت سے زیادہ تھا۔ اس کے علاوہ کئی ہزار لوگ متاثر ہوئے اور چند دن بعد فوت ہو گئے۔ قریباً ایک لاکھ لوگ اس بم سے مرے اور اتنے ہی شدید زخمی ہوئے۔ تین دن بعد 9؍اگست 1945ء کو ناگاساکی پر بم گرایا گیا جس کی آبادی تین لاکھ افراد پر مشتمل تھی۔ اس بم سے ستر ہزار لوگ ہلاک ہوئے اور قریباً اتنے ہی شدید زخمی ہوئے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بات واضح ہو گئی کہ دنیا اب ایٹمی جنگ میں داخل ہو گئی ہے اور یہ انسانیت سوز جارحانہ فعل کرنے والا امریکہ تھا۔ 14؍اگست 1945ء کو جاپان نے ہتھیار ڈال دیے۔

(بشکریہ: نومور وارز)

امریکن آرمی 1942ء سے 1945ء تک تین سال میں 1.6 ملین سے بڑھ کر آٹھ سوملین ہوگئی یعنی 500 گنا اضافہ اور نیوی 430,000 سے بڑھ کر 3,800,000 تک جا پہنچی یعنی قریباً 9 گنا اضافہ۔ اس کے علاوہ جنگی سامان کی پیداوار میں 680 فیصد اضافہ ہوا۔ 1944ء میں امریکہ نے ہوائی طاقت میں اتنی ترقی کر لی تھی کہ جاپان اس کی زد میں آچکا تھا۔ ٹوکیو پر پہلا حملہ جو کیا گیا اس میں 111 جہازوں نے حصہ لیا اور چار دن بعد دوسرا حملہ کیا گیا۔

اس کے علاوہ بوئنگ بی 29 سوپر فورٹریس کے ذریعے ہوائی حملے جاپان پر مسلسل ہو رہے تھے۔ فروری میں 200 بوئنگ بی 29 جہازوں نے جاپان پر حملہ کیا اس کے فوراً بعد ہی دوسرا حملہ میں 300، بی 29 سوپر فورٹریس نے حصہ لیا اور ایک ہزار ٹن وزنی بم گرائے گئے۔ ان گرائے جانے والے بموں کی قسم کا نام تھا ''جیلی فائر بم'' اس کے نتیجے میں پندرہ مربع کلومیٹر تک کوئی عمارت کھڑی نظر نہ آ رہی تھی۔ کثرت سے لوگ بے گھر ہو گئے تھے اور صنعتی اداروں میں دھول اُڑ رہی تھی۔

جہاں تک جزائر کا تعلق ہے، تو امریکہ نے بحرالکاہل میں جیما اوکی نارا فلپائن جزائر مارشل اور ماریانہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ آسٹریلیا نے نیو گنی پر حملہ کر کے وہاں سے جاپان کو پسپا کر دیا تھا۔ اکیاب جو مغربی برما میں جاپان کا بڑا بحری اور ہوائی اڈہ تھا اس پر برطانوی اور ہندی فوجوں نے قبضہ کر لیا تھا۔

امریکہ کی دوسرے ملکوں کے داخلی معاملات میں مداخلت

ایکسپریس ٹریبیون کی 18؍فروری 2012ء کی اشاعت میں درج ہے کہ امریکی ایوانِ نمائندگان میں قرارداد پیش کی گئی ہے کہ امریکہ کیوں امداد فراہم کر رہا ہے ان کو جو بلوچ عوام پر ظلم کر رہے ہیں۔ کانگریس کے رکن دانا روراباکر نے کہا کہ بلوچ عوام کو اپنے لئے ایک آزاد ملک کا حق حاصل ہے۔ بلوچوں کو ماورائے عدالت قتل کیا جا رہا ہے۔ دوسری طرف امریکی دفتر خارجہ نے شدت سے اس قرارداد کی مذمت کی ہے اور اس کو کسی ملک کے داخلی معاملات میں مداخلت قرار دیا ہے اور اس کو بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ امریکہ میں قائم بلوچ امریکن کانگریس (B A C) نے 26؍مارچ 2012ء کو کہا ہے کہ بلوچستان میں جاری انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو بند کیا جائے۔ حال ہی میں امریکہ نے ایک خاتون کو آزاد بلوچستان کی صدر مقرر کر دیا ہے اور بتایا جا رہا ہے کہ دو تین ممالک نے اسے تسلیم بھی کر لیا ہے۔ یہ سب واقعات امریکہ کی جنونی کیفیت کے اوپر گواہ اور ثبوت ہیں۔

پاکستان کے ایک سیاستدان فضل الرحمان خان (مولانا) نے اپنے ایک انٹرویو میں ایک ٹی وی چینل ''اب تک'' کے پروگرام ''دی رپورٹر'' میں جو بیان دیا اس میں انہوں نے امریکہ کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا کہ جو بائیڈن ایک عرصہ تک سینیٹر اور نائب صدر رہے ہیں اور ایک منجھے ہوئے سیاستدان ہیں اور اب جبکہ وہ امریکی صدر ہیں تو ان کی سیاسی سوجھ بوجھ سے پوری دنیا کی انسانیت کو فائدہ اُٹھانا چاہیے۔ یہ ایک ثبوت ہے کہ کس طرح امریکہ دوسرے ممالک کے لوگوں اور تنظیموں کو اپنے مفادات کے لئے استعمال کرتا اور ان کے ذریعہ ان ممالک کے اندرونی معاملات میں اپنی من مانی کرتا ہے۔ حال ہی میں پاکستان میں تحریک عدم اعتماد کامیاب کروانے کے لئے نو (9) بلین ڈالر تقسیم کئے جانے کی خبریں میڈیا میں ہیں۔ رقم تقسیم کی اس ساری کاروائی کے لئے سندھ ہاؤس استعمال ہوا اور سب کو دکھا کر اکیس سے تیئس کروڑ روپے وفاداری تبدیل کرنے کی فی ممبر قومی اسمبلی قیمت لگی۔ اس کامیاب رجیم چینج کے بعد راہول گاندھی نے وزیر اعظم نرندرا مودی سے طنزاً کہا کہ کئی سو بلین کا اسلحہ خریدنے کی کیا ضرورت ہے جبکہ 9 بلین میں پاکستان میں اپنی پسند کی حکومت قائم کی جا سکتی ہے۔

امریکہ کے بارے میں ایک ہندوستانی مصنف جس کا نام آروندھاتی رائے ہے نے امریکہ میں اپنی ایک تقریر میں کہا 2003ء سے یہ تقریر یوٹیوب پر موجود ہے۔

''U.S CAN DO WHAT THE HELL SHE WANTS TO DO AND THAT'S OFFICIAL''

امریکہ نے 3؍جولائی 1988ء کو خلیج فارس میں موجود میزائل کو حادثاتی طور پر چلا دیا اور اس (ایران ائیر لائن) نے ایک مسافر بردار ہوائی جہاز کو گرا دیا جس کے نتیجے میں 290 مسافر جان بحق ہو گئے تو اس وقت کے امریکی صدر جارج بش (اول) نے جو اس وقت اپنی انتخابی مہم پر تھا جب اس کو تبصرہ کرنے کو کہا گیا تو اس نے کہا کہ ''میں کبھی بھی امریکہ کی طرف سے معذرت نہ کروں گا، قطع نظر اس کے کہ حقائق کیا ہیں''۔ جب امریکہ نے عراق پر حملہ کیا تو اس وقت نیویارک ٹائمز نے ایک سروے کے مطابق بتایا کہ 42 فیصد لوگوں کو یقین ہے کہ صدام حسین 11؍ستمبر کو ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور پینٹا گان پر ہونے والے حملوں میں براہ راست ملوث تھا۔ پھر ایک سروے میں بتایا گیا کہ 55 فیصد امریکن لوگوں کو یقین ہے کہ صدام حسین براہ راست القاعدہ کو امداد دے رہا تھا۔ ان اندازوں میں سے کوئی بھی حقیقت پر مبنی نہیں ہے بلکہ یہ سب کا سب ایک بنا بنایا جواب کسی کے منہ میں ڈال کر اس سے کہلوانے کے سوا کچھ نہیں تھا۔ لہٰذا یہ سب پروپیگنڈا ہے جس کو نام نہاد آزاد صحافت کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ صحافت اپنی ذات میں ایک کھوکھلا ستون ہے جس پر امریکہ کی جمہوریت کا انحصار ہے۔ امریکہ کے عراق پر حملہ کی حمایت میں جو کثیر منزلہ عمارت امریکی میڈیا نے تیار کی تھی یہ ہی وہ غلط بیانی اور دھوکا دہی ہے جس کو یو ایس حکومت کی پوری حمایت حاصل ہوتی ہے۔

جس طرح ہم (امریکہ) نے عراق اور القاعدہ کے تانے بانے دریافت کرنے کا کارنامہ سرانجام دیا تھا اسی طرح عراق نے جو وسیع تر تباہی کے ذمہ دار ہتھیار تیار کئے تھے ان کا بھی ہم نے سراغ لگا لیا تھا۔ جارج بش (جونیئر) وہ تو اس حد تک چلا گیا کہ اس نے کہا کہ یہ تو ایک خودکش حماقت ہوگی اگر امریکہ عراق پر حملہ نہ کرے۔

اسی طرح ایک غریب عوام پر مشتمل ایک ملک پاناما پر حملہ کر کے امریکہ نے اسے تباہ و برباد کر دیا، یہ امریکہ کا تازہ ترین ظالمانہ فعل ہے۔ جبکہ اس نے اس سے قبل کیوبا، نکاراگووا، لیبیا، گراناڈا اور پانامہ کو تباہ کر دیا تھا۔ اس وقت امریکہ نے ایک نیا جال ایک نئی شکل کے ساتھ پھینکا ہے جس میں اس کی حکمت عملی کو دوسرے لفظوں میں کہا جاتا ہے کہ

U.S CAN DO WHAT THE HELL SHE WANTS TO DO, AND ITS OFFICIAL.

17۔ عالمی جنگیں اور جاپان

جاپان میں 1853ء میں صنعتی ترقی کافی عروج پر تھی لیکن اس کو خام مال کی کمی کا سامنا تھا جس کے حصول کے لئے جاپان نے مختلف ممالک کی طرف چڑھائی کی۔ 1875ء اور 1879ء کے درمیان جاپان نے کیوریل، بونین اور جزائر ریو کیو پر قبضہ کر لیا اور 1891ء میں اس نے والکانو گروپ پر قبضہ کر لیا۔ 1894ء اور 1895ء میں چین کے ساتھ جنگ میں جاپان نے فارموسا، پیسکاڈو، اور آرتھر کی بندرگاہ پر قبضہ کر لیا مگر روس، جرمنی اور فرانس کے دباؤ میں اس کو یہ بندرگاہ خالی کرنا پڑ گئی۔ روس کے ساتھ کامیاب لڑائی کے بعد 1905ء میں جاپان نے دوبارہ یہ بندرگاہ قبضہ کر لی اور اس کے ساتھ سخالین جزیرہ کا جنوبی حصہ اور کوریا پر قبضہ کر لیا۔ 1910ء میں جاپان نے کوریا کو مکمل طور پر اپنی نوآبادی بنا لیا۔ جاپان نے 1919ء میں جزیرہ گوم کے علاوہ ماریانہ، کارولین اور مارشل جزائر کے اوپر قبضہ حاصل کر لیا۔ 1931ء میں جاپان نے منچوریا پر قبضہ کر لیا اور اس کو اپنا صوبہ بنا لیا اور اس کا نام مان چوکو رکھ دیا۔ اس طرح سے جاپان کی دشمنی چین کے ساتھ شروع ہوگئی اور جاپان کی فوجوں نے 1937ء جولائی کو مارکوپولو پل کراس کر کے چین پر حملہ کر دیا۔ اس ساری اپنی غاصبانہ اور توسیع پسندانہ کاروائیوں کو جاپان نے ''عظیم مشرق ایشیا کی باہمی ترقیاتی کا محیط'' کا نام دیا اور اس کا درپردہ مقصد یہ تھا کہ جاپان کو منچوریا سے آسٹریلیا تک اور جزائر فجی سے خلیج بنگال تک کے علاقہ پر معاشی برتری حاصل ہو جائے۔ 1941ء میں چین اور جاپان کے مابین جنگ ہو رہی تھی اس جنگ میں امریکہ اور برطانیہ بھی دلچسپی رکھتے تھے کیونکہ امریکہ کچھ عرصہ سے چین کو مسلسل مالی امداد دے رہا تھا۔ فرانس نے جاپان کو عارضی طور پر قبضہ کی پیشکش کر دی جب جاپان کے جہاز خلیج کامرانہ میں پہنچ

تو امریکہ نے جاپان پر پابندیاں لگادیں اور 33000000 پونڈ سٹرلنگ کے بنک اکاؤنٹس کو منجمد کر دیا۔ اس کے علاوہ برطانیہ نے جاپان کے ساتھ اپنے معاہدات کو ختم کرنے کی دھمکی دے دی۔ 1942ء میں جاپان نے فلپائن، انڈونیشیا، برما اور ملایا پر قبضہ کر لیا۔ اسی سال جون میں امریکی بحری بیڑے نے جاپان کو مڈوے کی بحری مہم میں شکست دے دی۔ 1943ء میں سقوط منیلا کے بعد جاپانیوں کے راستے میں ایک ہی امریکن دفاعی پوسٹ تھی جو باتاں میں بنی ہوئی تھی اس لئے اب فوجیں نوزون میں داخل ہونا شروع ہو گئیں۔ ہزاروں جاپانی فوجی پیدل اور ٹرکوں کے ذریعے باتاں میں داخل ہو گئے۔ جاپان جلد از جلد فلپائن پر قبضہ مکمل کرنا چاہتا تھا۔ یہ آسٹریلیا جانے کے راستے میں آخری رکاوٹ تھی، جاپان چاہتا تھا کہ انڈونیشیا، انڈیا وغیرہ کو فتح کر لے تا وہ اتنے وسائل حاصل کر لے کہ باقی ماندہ ایشیا پر قبضہ کر سکے۔ فلپائن پر قبضہ کے بعد جاپان نے اپنا بھاری توپ خانہ ماری ویلز کے پہاڑ پر قائم کر دیا تھا اور اس طرح اپنے دشمنوں کی توپوں کو خاموش کروا دیا، اور خار دار تار جو لگی ہوئی تھی اس کو خاص طور پر تباہ کر دیا۔ لیکن اس کے بعد امریکہ نے جاپان کی دندناتی افواج کی کمک کے راستے میں رکاوٹیں پیدا کرنی شروع کر دیں۔ 1944ء امریکہ نے جاپان کے مختلف شہروں پر ہوائی حملے شروع کر دیئے اور پھر اگلے سال ہی 1945ء میں امریکہ نے وہ کام کر دیا گیا جس کا تصور ہی تاریخ انسانی میں موجود نہ تھا، جاپان کے شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر یکے بعد دیگرے ایٹم بم گرا دیئے گئے۔ تباہی جو اس کے نتیجہ میں ہوئی اس کا ذکر بہت ہی ہولناک ہے اور اب جاپان کے پاس جنگ سے دستبردار ہونے کے سوا چارہ نہ تھا۔

18۔ عالمی جنگوں میں جرمنی کا تذکرہ اور احوال

ہٹلر کے ایک قریبی اور بہت معتمد رفیق کار نے اپنی یاداشتوں میں لکھا ہے کہ ہٹلر کا خیال تھا کہ وہ بہت پرکشش شخصیت کا مالک ہے صنف نازک کے لئے اور وہ یہ بھی کہا کرتا تھا کہ جب کوئی عورت مجھ سے متاثر ہوتی ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ وہ جرمن چانسلر سے متاثر ہو رہی یا روڈولف ہٹلر سے۔ ایوا براؤن کا تعلق ایک درمیانے طبقے کے گھرانے سے تھا اور اُس کے والدین آخر وقت تک اپنی اُسی گمنامی میں رہنا پسند کرتے رہے۔ ایوا براؤن بھی سادہ طبیعت کی مالک تھی سادہ لباس پہنتی وہ قیمتی زیورات جو کرسمس وغیرہ پر تحفہ میں ملتے تھے کم ہی استعمال کرتی تھی۔ روسی موسم سرما 1942ء میں ہٹلر نے شکست کے غم سے پریشان جوانوں کو بتایا کہ ہم جنگ اس لیے ہارے تھے کہ ہماری فوج کو غیر آریائی لوگوں کے ہاتھوں فروخت کر دیا گیا تھا۔ جرمن جو کہ خالص آریائی باشندے ہیں ہر لحاظ سے برتر و افضل ہیں اور ایک دفعہ جب دنیا میں اُن کی حکومت ہو گی تو دنیا جنت بن جائے گی۔ جون 1941ء کو جرمنی نے روس پر حملہ کیا تو اس وقت جرمن فوجی اپنے آپ کو نجات دہندہ گردان رہے تھے اور جوں جوں ان کو کامیابیاں ملتی رہیں تو ہر رینک کا جرمن اس نشے میں سرشار تھا کہ وہ بالاتر اور افضل ہیں۔ جوں جوں جرمن فوجیں ماسکو کے قریب ہو رہی تھیں روسی دفاع مضبوط ہوتا جا رہا تھا اور دوسری طرف موسم سرما میں شدت آتی جا رہی تھی۔ صورتحال اس قدر مخدوش ہو گئی کہ فوج اور ان کے ٹینک اس منجمد ماحول میں پھنس کر رہ گئے تھے۔ لیکن ان کے مورال کا اندازہ اس سے لگائیں کہ ایک جرمن خاتون نے چند خطوط جو اپنے منگیتر کو لکھے تھے اور وہ محاذ پر ہلاک ہو چکا تھا ان خطوط کو ایک اس کے ساتھی نے کھول کر پڑھا اور اس خاتون کو جواب میں لکھا ’’ایک عورت کا مقام اس کا گھر اور اس کے بچے ہیں۔ ہماری فتح کا مطلب ہو گا ایک عظیم تر جرمنی اور یہ ایک معمولی قربانی جو آپ کے منگیتر نے دی ہے یہ اس کی طرف اور آپ کی طرف واپس آئے گی ہزار گنا بڑی ہو کر اور اس میں تمام جرمن قوم کا مفاد ہے‘‘ اسی فوجی نے اپنی ڈائری میں لکھا کہ جنگ عظیم دوم میں انٹرنیشنل ریڈ کراس نے جرمن شہریوں اور فوجیوں کی کوئی مدد نہیں کی اور اس کی وجہ تھی کہ جرمن ریڈ کراس کو گسٹاپو چلا رہی تھی۔ البتہ خطوط اور پارسل کی ترسیل تک انٹرنیشنل ریڈ کراس نے جرمن فوجیوں کی مدد کی تھی۔

(بشکریہ: اے ٹیسٹ آف وار)

جنگ عظیم اول کے اختتام پر ورسیلز کے معاہدہ میں جرمنی کو پابند کر دیا گیا تھا کہ وہ اپنے تمام جنگی جہاز تباہ کر دے گا۔ مزید برآں جرمنی کو سختی سے منع کیا گیا تھا کہ وہ اپنی ایئر فورس نہیں بنائے گا۔ اس معاہدہ کے مطابق بس گلائیڈر اور چھوٹے سپورٹس جہازوں پر پابندی نہیں لگائی گئی تھی اس صورتحال میں جرمنی ہوائی جہاز کی صنعت سے متعلق جو ادارے تھے ان کو دوسرے ملکوں میں جانا پڑا تا وہ نئے ہوائی جہازوں کے ڈیزائن اس معاہدہ کے ہوتے ہوئے بنا سکیں۔ البتہ مئی 1926ء میں جرمنی کو روس کے متوقع حملہ کے سدِباب کی خاطر جہاز بنانے اور ہوائی حملہ سے قبل انتباہ کا نظام قائم کرنے کی اجازت مل گئی اور 1932ء میں جرمنی یہ نظام بنانے کے قابل ہو گیا۔ لیکن در پردہ حقیقت یہ تھی کہ جرمنی نے ’’اینٹی ایئر کرافٹ‘‘ نظام اور جنگی جہازوں کو ہوائی حملہ کی صورت میں مار گرانے کا نظام تیار کر لیا ہوا تھا۔ جب 1933ء میں ہٹلر نے اقتدار سنبھالا تو اس وقت تھیوری کی حد تک تمام تیاریاں مکمل تھیں اور ایک مضبوط ایئر فورس کا قیام بالکل ممکن تھا۔ 1937ء میں گورنگ نے چار انجن والے جنگی جہاز کی پیداوار کو روک کر چھوٹے جنگی جہاز جو جنگی محاذ پر زمینی فوجوں کے مددگار ہوں بنانے شروع کر دیئے تھے۔ اسی جرمنی میں جتنے امیدوار کمرشل پائلٹ بننے کے لئے آتے ان سب کو مشورہ دیا جاتا کہ وہ سپین چلے جائیں اور لڑا کا پائلٹ بن کر واپس آئیں۔ جنگ عظیم اول کے بعد صدر روزویلٹ نے ہتھیاروں کی ترسیل پر جنگجو ممالک پر پابندی لگا دی تھی۔ اس کا سب سے زیادہ نقصان انگلینڈ اور فرانس کو ہوا۔ معاہدہ کرنے والوں نے گو جرمنی کو اس نشانہ پر لیا تھا مگر وہ تو اپنے مالِ غنیمت میں سے اسلحہ کی مرمت کا کام اور تشکیل نو کرتا رہا۔ پھر 1940ء میں صدر روزویلٹ نے کہا کہ ہم ریپبلکن، ڈیموکریٹس اور آزاد اس بات پر متفق ہیں کہ برطانیہ کو تمام ممالک اپنی صنعتوں کی مصنوعات ارسال کریں۔ برطانیہ نے نومبر 1940ء تک چار اعشاریہ پانچ بلین ڈالر کا اسلحہ خرید چکا تھا۔ مگر مسئلہ یہ درپیش تھا کہ خوراک اور مشینری اور مزید اسلحہ کی خریداری کہاں سے کرے؟ جرمنی ہر ماہ چالیس آبدوزیں تیار کر رہا تھا اور کئی جہازوں کو جو برطانیہ کے لئے سپلائی لے کر جا رہے تھے ڈبو رہا تھا۔ اُس وقت کینیڈا کے پاس ایک بحری جہاز تھا جو 150 فٹ لمبا تھا اور اس پر آگے اور پیچھے توپیں لگی ہوئی تھیں۔ اس کا نام کورویت تھا اور اس میں یہ بھی خوبی تھی کہ یہ آبدوز کی نشان دہی کر لیتا تھا۔

(بشکریہ: اے ٹیسٹ آف وار)

19۔ خواب، رؤیا، پیش خبریاں اور جنگ

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے۔ ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہو گی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اُس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہو گی اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقل مند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتا نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہو گا کہ یہ کیا ہونے والا ہے؟ اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اَور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے۔ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۶﴾ (بنی اسرائیل: 16)‘‘ (یعنی ہم کسی قوم کو عذاب نہیں دیتے جب تک ہم وہاں کوئی نبی مبعوث نہ کر لیں اور مسیح محمدی تو ساری دنیا کے لئے آئے ہیں)۔ فرمایا: ’’اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہو گا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔‘‘ اس کے آگے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ اقتباس بھی ہے جو اکثر پڑھا جاتا ہے۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ: ’’اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چُپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پَر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشمِ خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 268-269)

حضرت مسیح موعودؑ کا ایک رؤیا

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’میں نے دیکھا کہ زار روس کا سونٹا میرے ہاتھ میں آ گیا ہے۔ وہ بڑا لمبا اور خوبصورت ہے۔ پھر میں نے غور سے دیکھا تو وہ بندوق ہے اور یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ بندوق ہے بلکہ اس میں پوشیدہ نالیاں بھی ہیں گویا بظاہر سونٹا معلوم ہوتا ہے اور وہ بندوق بھی ہے اور پھر دیکھا کہ خوارزم بادشاہ جو بوعلی سینا کے وقت میں تھا اس کی تیر کمان میرے ہاتھ میں ہے۔ بوعلی سینا بھی پاس ہی کھڑا ہے اور اس تیر کمان سے میں نے ایک شیر کو بھی شکار کیا۔‘‘

(الحکم 31/ جنوری 1903ء صفحہ 15)

پانچ عالمگیر تباہیاں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے خطبہ جمعہ مؤرخہ 20/ اکتوبر 1967ء میں ارشاد فرمایا:

’’ہمیں بتایا گیا تھا کہ مسیح موعود و مہدی معہود کے

بقیہ صفحہ 7 پر

طاہر احمد۔ نمائندہ الفضل آن لائن فن لینڈ

مجلس انصار اللہ فن لینڈ کی 2022ء کی سالانہ رپورٹ

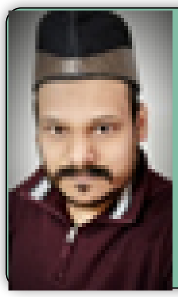

الحمد للہ مجلس انصار اللہ فن لینڈ جو کہ کافی چھوٹی سی مجلس ہے کا گزشتہ سال کافی بھرپور گزرا اور ہر ماہ مختلف ایکٹیوٹیز سے ممبران ایکٹو رہے۔

جنوری 2022ء میں نئی عاملہ نے حضور انور کی منظوری کے بعد اپنے اپنے شعبوں کا چارج سنبھالا، قائدین کی صدر مجلس مکرم فرخ اسلام اور نائب صدر مجلس مکرم احمد فاروق قریشی سے انفرادی میٹنگز ہوئیں۔ مہینے کے شروع میں دیدہ زیب نیوز لیٹر میں تصویر و تعارف کے ساتھ نئے ممبران عاملہ کی اطلاع تمام انصار بھائیوں تک پہنچائی گئی۔ اس ماہ ہفتہ مال و ہفتہ تجنید بھی منایا گیا نیز 17/ جنوری کو ماہانہ اجلاسِ عام کے ساتھ جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ covid کی وجہ سے یہ آن لائن منعقد ہوا۔ حاضری کا تناسب تقریباً 68 فی صد رہا۔ پروگرام کی تفصیل درج ذیل ہے:

تلاوت قرآن کریم و اردو ترجمہ: مکرم احمد فہیم (قائد تعلیم القرآن)،
انگریزی ترجمہ: مکرم معصوم احمد (قائد تبلیغ)

اس کے بعد مکرم فرخ اسلام صدر انصار اللہ نے انصار کا عہد دہرایا جس کو سب شاملین انصار نے کھڑے ہو کر ساتھ دہرایا۔ مکرم یاسر منیب نے حدیث رسول مقبول ﷺ پیش کی۔ مکرم وقار جاوید (قائد مال و ایثار) نے اقتباس حضرت مسیح موعودؑ پڑھ کر سنایا۔ مکرم مدثر احمد (قائد تعلیم و تربیت) نے منظوم کلام پڑھا جس کے بعد مکرم احمد قاسم نے ''آنحضور ﷺ کی زندگی و کردار'' کے عنوان پر تقریر کی اس کے بعد مکرم طاہر احمد (قائد اشاعت) نے ''آنحضور ﷺ کی ہمدردی خلق'' کے عنوان پر تقریر کی۔

آخر پر صدر صاحب انصار اللہ کے اختتامی الفاظ و دعا کے ساتھ اجلاس کا اختتام ہوا۔

فروری 2022ء کے مہینے میں شعبہ تعلیم و تربیت انصار اللہ نے آن لائن کوئز مقابلہ ''کتاب رسالہ الوصیت'' کا انتظام کیا جو کہ اجلاسِ عام کے ساتھ 24 تاریخ کو آن لائن ہوا، اس میں انصار نے بھرپور شرکت کی اور 5 ٹیموں اور 23 انصار نے اس کوئز میں حصہ لیا۔ اس کے علاوہ ایک ناصر کا لکھا مضمون اور ایک کی لکھی نظم جو الفضل آن لائن میں شائع ہوئے تھے کو ماہانہ نیوز لیٹر میں شامل کر کے انصار بھائیوں تک پہنچایا۔

مؤرخہ یکم فروری تا 10/ فروری 2022ء کو شعبہ اشاعت انصار اللہ نے عشرہ اشاعت منایا جس کا بنیادی مقصد انصار میں کتب حضرت مسیح موعودؑ پڑھنے کی طرف توجہ دلانا تھا نیز خطبات و خطابات حضور انور کے سننے کی طرف توجہ اور تمام جدید ذرائع سے استفادہ کرنے کی طرف رغبت دلانا تھی تا کہ اپنے اپنے حالات و دلچسپی کے مدنظر احباب ٹیکنالوجی کا انتخاب کر سکیں اور وہاں سے جماعت کی کتب، وڈیوز، آڈیوز نیز اقتباسات وغیرہ سے مستفیض ہو سکیں۔

عشرہ شروع ہونے سے قبل ایک چھوٹا سا انٹروڈکٹری وڈیو کلپ عشرہ سے متعلق تیار کر کے انصار کو بھجوایا گیا نیز یوٹیوب چینل پر بھی اپ لوڈ کیا گیا۔

10 دنوں میں روز تمام انصار کو مختلف دیدہ زیب ڈیزائن کے کارڈز واٹس ایپ کے ذریعہ بھیجے جاتے رہے جن پر حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کے اقتباسات درج ہوتے تھے نیز جدید نشر و اشاعت کے بھی لنکس درج ہوتے تھے۔ ان ڈیزائنز کے علاوہ انصار بھائیوں کو مختلف اقتباسات، اخبار ار و رسائل کی CUTTINGS و لنکس اور موٹیویشنل تحریریں وغیرہ روزانہ کی بنیاد پر بھیجی جاتی رہیں۔ الحمد للہ ان سب کا انصار کی طرف سے بہت مثبت رسپانس آیا۔

انگریزی بولنے والے انصار کے لیے انگلش میں الگ سے یہ سب ڈیزائن بنائے جاتے رہے اور ان کو الگ سے بھیجے جاتے رہے اسی طرح اقتباسات کا بھی انگریزی ترجمہ ان کو بھجوایا جاتا رہا۔ یہ تمام ڈیزائنز اور اقتباسات سوشل میڈیا کے ذریعہ بھی پھیلائے جاتے رہے اور ٹویٹر، فیس بک، انسٹا گرام پر بھی افادہ عام کے لیے پوسٹ کیے جاتے رہے جن کو انٹرنیٹ پر ہزاروں لوگوں نے دیکھا اور بہت نے پسند کیا۔ ان سوشل میڈیا پوسٹس کے لنکس گاہے بگاہے انصار اللہ فن لینڈ کے ممبران کو بھی بھجوائے جاتے رہے۔

مارچ 2022ء کے مہینے میں شعبہ ایثار نے ایک لوکل چیریٹی آرگنائیزیشن Hope کو انصار سے قابل استعمال کپڑے حاصل کر کے پہنچائے گئے۔ اس کے علاوہ اس ماہ اجلاس عام کے ساتھ مؤرخہ 24/ مارچ کو سوال و جواب کی محفل منعقد کی گئی جس میں مکرم مربی صاحب کے ساتھ دلچسپ سوال و جواب ہوئے۔

اپریل کا مہینہ زیادہ تر رمضان کی مصروفیات میں ہی گزرا، مؤرخہ 21/ اپریل کو مجلس انصار اللہ فن لینڈ کا اجلاسِ عام آن لائن منعقد ہوا۔ جس میں کل 27 ممبران نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں ہر منگل کو انصار کی مربی صاحب کے ساتھ آن لائن قرآن کلاس منعقد ہوتی رہی۔

مئی 2022ء کے مہینے میں پندرہ تاریخ کو شعبہ صحت جسمانی کے تحت انصار کی صبح کی سیر اور ناشتہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس پروگرام میں کل بارہ افراد نے شمولیت کی۔ اس کے علاوہ ماہانہ اجلاس عام منعقد ہوا۔

جون 2022ء میں جلسہ سالانہ فن لینڈ کی وجہ سے اس طرف زیادہ مصروفیت رہی۔

جولائی 2022ء کے مہینے میں 3 تاریخ کو انصار اللہ کا ماہانہ اجلاس عام ہیلسنکی نماز سینٹر میں منعقد ہوا جس میں کل 20 انصار نے شمولیت کی۔ 9 انصار آن لائن شامل ہوئے جبکہ 11 انصار نے نماز سینٹر حاضر ہو کر شمولیت کی۔

مؤرخہ 31/ جولائی کو شعبہ صحتِ جسمانی کے تحت ممبران مجلس انصار اللہ فن لینڈ کے ناشتہ اور نائب صدر صفِ دوم کے تعاون سے cycling کا پروگرام رکھا گیا جس میں لوکل شہر Helsinki,Espoo,Vantaa اور مضافات سے 9 ممبران نے شرکت کی۔ صبح 8 بجے ممبران ہیلسنکی نماز سینٹر میں اکٹھے ہوئے جہاں بھرپور ناشتے (حلوہ، پوریاں، چنے کے سالن، قیمے اور چائے) کا انتظام کیا ہوا تھا نوجوان خدام نے کھانے وغیرہ کو گرم کرنے اور انصار کو serve کرنے کی خدمت کی توفیق پائی۔ ممبران مجلس کا باقاعدہ گروپ کی شکل میں cyclying کا یہ مجلس انصار اللہ فن لینڈ کی تاریخ میں پہلا پروگرام تھا جو الحمد للہ بہت کامیاب رہا۔ ہر ناصر نے اوسط 5 کلومیٹر cyclying کی۔

اگست 2022ء کے مہینے میں 10 تاریخ کو انصار اللہ نے ہیلسنکی نماز سینٹر کے باہر کے تمام متعلقہ حصہ کا خدام الاحمدیہ کے ساتھ مل کر اجتماعی وقارِ عمل کیا۔ ہیلسنکی اور ملحقہ علاقوں سے انصار و خدام سے اس پروگرام میں شرکت کی اور بھرپور طریقے سے اور بہت محنت سے نماز سینٹر کے باہر صفائی کی۔ باہر گرے ہوئے پتوں کو صاف کیا گیا اور ٹرالی کے ذریعے ایک جگہ ڈھیر لگایا گیا، لکڑیوں اور ٹہنیوں کو اٹھا کر دوسری جگہ رکھا گیا، جو اشیاء سٹور میں رکھی جا سکتی تھیں ان کو وہاں رکھا، پتھروں اور بجری کے ڈھیر کو محنت سے پھیلایا گیا، بلور کی مدد سے تمام پتوں کو صاف کیا گیا، گھاس کاٹنے کی مشین سے گھاس کی کٹائی اور پھر صفائی کی گئی۔ وقارِ عمل کے آخر پر صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے اجتماعی دُعا کروائی۔ دعا کے بعد نماز سینٹر میں وقارِ عمل کرنے والوں کے لیے کھانے کا انتظام تھا اور پیزا کے ذریعے تواضع کی گئی۔

مؤرخہ 16/ اگست اجلاسِ عام کے دوران شعبہ تربیت مجلس انصار اللہ کے تحت ایک باہمی گفتگو کا پروگرام منعقد ہوا۔ اس پروگرام کو ''بزمِ تفکر'' کا نام دیا گیا اور اس سلسلے کا پہلا پروگرام ''انصار کی ذمہ داریوں'' کے عنوان پر کیا گیا۔ ممبران کی اچھی تعداد نے ہیلسنکی نماز سینٹر میں اس پروگرام میں شرکت کی نیز دوسرے شہروں کے ممبران نے آن لائن شرکت کی۔ صدر انصار اللہ فرخ اسلام صاحب نے نیشنل صدر صاحب کو سٹیج پر مدعو کیا اور اجلاسِ عام کی کاروائی شروع کی۔

اس دوران صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے فن لینڈ کے نوجوان جو جامعہ احمدیہ یوکے میں زیرِ تعلیم ہیں اور وقفِ عارضی پر آئے ہوئے ہیں کو حوصلہ افزائی کی خاطر سٹیج پر بلایا۔ اس کے بعد قائد تربیت مکرم مدثر احمد نقاش کو پروگرام آگے بڑھانے کے لئے سٹیج پر دعوت دی اور مکرم مصور احمد مربی سلسلہ فن لینڈ کے آ جانے کے بعد اُن کو بھی سٹیج پر دعوت دی جس کے بعد حاضرین کو موضوع پر گفتگو کا موقع دیا گیا۔ سٹیج پر موجود ممبران کے علاوہ مکرمین عبد القیوم (قائد صحت جسمانی)، نسیم احمد (قائد تحریک وقف جدید) طاہر احمد (قائد اشاعت)، ارشاد بھٹی، سید حسیب احمد، احمد فاروق قریشی (نائب صدر صفِ دوم) احمد قاسم صاحبان نے گفتگو میں حصہ لیا اور قابلِ غور پہلوؤں کی نشاندہی کی۔ اس کے بعد باربی کیو کا انتظام تھا جس کی تیاری میں خدام نے حصہ لیا۔ آخر پر نیشنل صدر صاحب نے اختتامی دعا کروائی۔

ستمبر 2022ء میں اللہ کے فضل سے اور حضور انور کی منظوری سے مجلس انصار اللہ فن لینڈ کو اپنا ساتواں نیشنل اجتماع منعقد کرنے کا موقع ملا۔

رپورٹ ساتواں سالانہ اجتماع
مجلس انصار اللہ فن لینڈ 2022ء

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس انصار اللہ فن لینڈ کو اپنا ساتواں سالانہ اجتماع 17-18/ ستمبر کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ اجتماع فن لینڈ کے دارالحکومت ہیلسنکی شہر میں جماعت کے نماز سینٹر میں منعقد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے اجتماع کے انعقاد کی تواریخ کی منظوری کے بعد اجتماع کی تیاریاں شروع ہو گئی تھی، اجتماع کے کاموں کو مزید بہتر کرنے کے لئے اجتماع کمیٹی کی میٹنگز کی گئیں، حاضری بہتر کرنے اور اجتماع کا ماحول بنانے کے لئے اجتماع کے فلایئرز اور پرومو بنائے گئے اور حاضرین اجتماع کیلئے نئے علمی و تفریح مقابلہ جات کو شامل کیا گیا ان کو حاضرین نے بہت سراہا۔

پہلا دن

مؤرخہ 17/ ستمبر کو اجتماع کا آغاز نماز تہجد سے ہوا، نماز فجر اور ناشتہ کے بعد صبح 10 بجے پرچم کشائی کی تقریب ہوئی جو مکرمین نیشنل صدر جماعت فن لینڈ، مبلغ انچارج فن لینڈ اور صدر مجلس انصار اللہ فن لینڈ نے کی۔ اس کے بعد صدر مجلس مکرم فرخ اسلام صاحب کی زیر صدارت افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم، انصار اللہ کے عہد دہرانے کے بعد نظم پیش کی گئی، اس کے بعد صدر مجلس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نصائح

کی روشنی میں اجتماع کے مقاصد اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں پر تقریر کی، اس کے بعد مبلغ سلسلہ جماعت احمدیہ فن لینڈ مکرم مصور احمد صاحب حاضرین مجلس سے مخاطب ہوئے انہوں نے حاضرین کو انصار اللہ کی ذمہ داریوں اور تقویٰ کے معیاروں کو بڑھانے کی طرف توجہ دلائی اس کے بعد نیشنل صدر جماعت احمدیہ فن لینڈ مکرم حافظ عطاء الغالب صاحب نے دعا کروائی۔

افتتاحی تقریب کے فوراً بعد ورزشی مقابلہ جات کا آغاز ہوا، جس میں نشانہ بازی، پنجہ آزمائی کے مقابلہ جات نماز سینٹر میں ہوئے، پھر علمی مقابلہ پیغام رسانی اور تفریحی مقابلہ پیغام تقلید ہوا۔ دوپہر ڈیڑھ بجے حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا، اس کے بعد نمازیں ظہر وعصر ادا کی گئی اس کے بعد ورزشی مقابلہ جات اسپورٹس گراونڈ میں ہوئے جس میں صف اول اور صف دوم انصار کے الگ الگ 100 میٹر دوڑ کے مقابلے ہوئے، صف دوم انصار میں رسہ کشی، گولہ پھینکنے کے مقابلے اور انصار کے مابین ایک بہت دلچسپ مقابلہ والی بال کا ہوا۔ پھر شام اجتماع گاہ میں کسوٹی کا مقابلہ ہوا، پھر رات کا کھانا اور مغرب و عشاء کی نمازیں ادا کی گئیں۔

دوسرا دن

18/ ستمبر کو اجتماع کے دوسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا۔ صبح دس بجے علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا، جس میں تلاوت، نظم، اذان، تقریر فی البدیہہ اور جنرل نالج کوئز کے مقابلہ جات کروائے گے۔ اس کے بعد حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اجتماع لجنہ اماء اللہ یو کے موقع پر براہ راست خطاب حاضرین اجتماع نے سنا اس کے بعد ظہر وعصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔

اختتامی تقریب کا آغاز ساڑھے چار بجے ہوا مربی سلسلہ جماعت احمدیہ فن لینڈ مکرم مصور احمد صاحب نے تقریب کی صدارت کی، تلاوت قرآن کریم، انصار اللہ کے عہد دہرانے کے بعد قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور نظم پیش کی گئی اس کے بعد صدر صاحب مجلس انصار اللہ فرخ اسلام صاحب نے امسال منعقد ہونے والے پروگراموں کی سالانہ پراگرس رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد ورزشی اور علمی مقابلہ جات میں اعلیٰ کارکردگی دکھانے والے انصار کو انعامات دیے گئے۔

اس کے بعد مربی صاحب نے انصار اللہ کو اپنے تقویٰ کے معیار بڑھانے اور تبلیغی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس اجتماع کی حاضری 80 فی صد رہی، مکرم مربی صاحب نے اختتامی دعا کروائی اور اس کے ساتھ ہی ساتواں سالانہ انصار اللہ اجتماع فن لینڈ خدا تعالیٰ کے فضل دکھاتا ہوا اپنے اختتام کو پہنچا، الحمد للہ

اکتوبر 2022ء میں اللہ کے فضل سے مجلس انصار اللہ فن لینڈ کے شعبہ تبلیغ نے ہیلسنکی سنٹرل ریلوے اسٹیشن کے قریب میں دوپہر 1 بجے سے شام 4 بجے تک تبلیغی اسٹال کا اہتمام کیا۔ الحمد للہ بہت سے مقامی اراکین مجلس نے سردی، بارش اور طوفانی حالات کے باوجود شرکت کی، بعض نوجوان خدام اور اطفال نے بھی خیمہ لگانے اور سمیٹنے میں مدد کی۔ ہمارے خیمے کے پاس سے گزرنے والے لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر میں خصوصی دلچسپی لی۔ ایک خاتون نے انصار ممبران کے ساتھ ٹینٹ کی تصاویر لیں اور ہماری کوششوں کی تعریف کی۔ ہم نے اسلامی اصول کی فلاسفی، پاتھ وے ٹوپیس اور لوگوں میں بروشرز تقسیم کئے۔ اس کے علاوہ ایک آئرش یہودی وزیٹر کے ساتھ بہت دلچسپ گفتگو ہوئی اور بعد میں بھی ٹیکسٹ میسیج کے ذریعہ رابطہ رہا۔

18/ اکتوبر 2022ء کو مجلس انصار اللہ فن لینڈ کے ماہانہ اجلاسِ عام کا ہیلسنکی نماز سینٹر میں انعقاد ہوا۔ لوکل ممبران نماز سینٹر میں تشریف لا کر جبکہ دوسرے شہروں کے ممبران نے online شرکت کی۔ اجلاس کی کاروائی شام 6 بجے عصر کی نماز کے بعد شروع ہوئی۔ اجلاس میں قائد تعلیم القرآن مکرم احمد فہیم صاحب نے تقریر بعنوان ''قرآن مجید کی فضیلت'' کی جس کے بعد قائد تحریک جدید و وقف جدید مکرم نسیم احمد صاحب نے اپنے شعبے سے متعلق گزارشات کیں، اجلاس کا اختتام صدر صاحب مجلس کے اختتامی کلمات و دعا کے ساتھ ہوا۔

نومبر 2022ء میں 20 تاریخ کو مجلس انصار اللہ فن لینڈ کا ماہانہ اِجلاس عام مرکز ہیلسنکی میں منعقد ہوا۔ کیپیٹل کے علاقے میں رہنے والے ممبران نے نماز سینٹر آ کر اس میں شرکت کی دوسرے شہروں میں رہنے والے ممبران آن لائن پروگرام میں شامل ہوئے۔

صدر صاحب مجلس محترم فرخ اسلام نے اجلاس کی صدارت کی ان کے ساتھ سٹیج پر مکرم مربی صاحب بھی موجود رہے۔

تلاوت و ترجمہ نیز نظم، حدیث و اقتباس کے بعد اردو تقریر قائد اشاعت مکرم طاہر احمد صاحب نے ''اشاعت اور اردو زبان کی اہمیت'' کے عنوان پر کی۔ اجلاس کی دوسری تقریر نائب صدر مکرم احمد فاروق قریشی صاحب نے ''انصار صف دوم کو بوڑھا نہیں ہونا چاہیے'' کے عنوان پر کی۔

مکرم صدر مجلس انصار اللہ فن لینڈ فرخ اسلام صاحب نے اختتامی کلمات کہے جس کے بعد مکرم مربی صاحب نے دعا کروائی۔

دسمبر 2022ء میں بھی حسب معمول ماہانہ اجلاس عام کا انعقاد ہوا نیز اس ماہ عشرہ صلاۃ بھی منایا گیا اور کرسمس کی چھٹیوں میں انصار کو باجماعت نماز سینٹر میں آ کر ادا کرنے کی تلقین کی گئی نیز نماز سینٹر سے دور رہنے والوں کو گھروں میں نماز باجماعت کی ادائیگی کی توجہ دلائی گئی۔ اس کے علاوہ باقاعدگی سے لوگوں کو مختلف تربیتی ارشادات بھجوائے جاتے رہے۔ سال کے اختتام اور نئے سال کے شروع میں جماعت نے تہجد اور نماز فجر کے بعد ناشتے کا انتظام کیا ہوا تھا جس میں انصار نے بھرپور شرکت کی اور ہیلسنکی اور نواح میں رہنے والے تقریباً تمام انصار تہجد میں شامل ہوئے۔

اسی طرح عمومی طور پر ہر ماہ انصار کے مجلسی جائزہ کے لئے انصار کا جائزہ فارم پر کروانے کے حوالے سے انصار کو یاد دہانی کروائی جاتی رہی اور اللہ کے فضل سے حضور انور کی خدمت میں ماہانہ مجلس کی پراگرس رپورٹ پیش کی جاتی رہی۔ اس کے علاوہ ہر ماہ انصار اللہ کی مجلسِ عاملہ کا اجلاس منعقد ہوتا رہا۔ قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ کرے مجلس انصار اللہ فن لینڈ کو مزید فعال خدمت کی توفیق ملتی رہے۔ آمین

بقیہ: ممکنہ تیسری عالمی جنگ...... از صفحہ 5

زمانہ میں دو طاقتیں ایسی ابھریں گی کہ دنیا ان میں بٹ جائے گی اور کوئی اور طاقت ان کا مقابلہ نہ کر سکے گی پھر وہ ایک دوسرے کے خلاف جنگ کر کے اپنی تباہی کا سامان پیدا کریں گی لیکن یہ صرف اس ایک جنگ کے بارے میں ہی پیشگوئی نہیں تھی بلکہ بانی سلسلہ احمدیہ نے پانچ عالمگیر تباہیوں کی خبر دی ہے۔

پہلی جنگ عظیم کے متعلق آپؑ نے فرمایا تھا کہ دنیا سخت گھبرا جائے گی مسافروں کے لئے وہ وقت سخت تکلیف کا ہوگا ندیاں خون سے سرخ ہو جائیں گی یہ آفت یک دم اور اچانک آئے گی۔ اس صدمہ سے جوان بوڑھے ہو جائیں گے پہاڑ اپنی جگہوں سے اڑا دیئے جائیں گے بہت سے لوگ اس تباہی کی ہولناکیوں سے دیوانے ہو جائیں گے یہی زمانہ زارِ روس کی تباہی کا ہوگا۔۔۔حکومتوں کا تختہ الٹ دیا جائے گا شہر قبرستان بن جائیں گے۔ اس تباہی کے بعد ایک اور عالمگیر تباہی آئے گی جو اس سے وسیع پیمانے پر ہوگی اور زیادہ خوفناک نتائج کی حامل ہوگی۔ وہ دنیا کا نقشہ ایک دفعہ پھر بدل دے گی اور قوموں کے مقدر کو نئی شکل دے دے گی۔ کمیونزم بہت زیادہ قوت حاصل کرلے گی اور اپنی مرضی منوانے کی طاقت اس میں پیدا ہو جائے گی اور وہ وسیع وعریض رقبہ پر چھا جائے گی۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا مشرقی یورپ کے بہت سے حصے کمیونسٹ ہو گئے اور چین کے ستر کروڑ باشندے بھی اسی راستے پر چل پڑے اور ایشیا اور افریقہ کی ابھرتی ہوئی قوموں میں کیمونزم کا اثر ونفوذ بہت بڑھ گیا ہے دنیا دو متحارب گروہوں میں منقسم ہوگئی ہے جن میں سے ہر ایک جدید ترین جنگی ہتھیاروں سے لیس ہے اور اس بات کے لئے تیار ہے کہ انسانیت کو موت و تباہی کی بھڑکتی ہوئی جہنم میں دھکیل دے۔

پھر فرمایا: ''لیکن یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ یہ ایک انذاری پیشگوئی ہے اور انذاری پیشگوئیاں توبہ اور استغفار سے التواء میں ڈالی جاسکتی ہیں بلکہ ٹل بھی سکتی ہیں اگر انسان اپنے رب کی طرف رجوع کرے اور توبہ کرے اور اپنے اطوار درست کرلے۔ وہ اب بھی خدائی غضب سے بچ سکتا ہے اگر وہ دولت اور طاقت اور عظمت کے جھوٹے خداؤں کی پرستش چھوڑ دے اور اپنے رب سے حقیقی تعلق قائم کرے فسق وفجور سے باز آجائے۔

حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے لگے اور بنی نوع انسان کی سچی خیر خواہی اختیار کرلے مگر اس کا انحصار تو ان قوموں پر ہے جو اس وقت طاقت اور دولت اور قومی عظمت کے نشہ میں مست ہیں کہ آیا وہ اس مستی کو چھوڑ کر روحانی لذت اور سرور کے خواہاں ہیں یا نہیں؟ اگر دنیا نے دنیا کی مستیاں اور خرمستیاں نہ چھوڑیں تو پھر یہ انذاری پیشگوئیاں ضرور پوری ہونگی اور دنیا کی کوئی طاقت اور کوئی مصنوعی خدا دنیا کو موعودہ ہولناک تباہیوں سے نہ بچا سکے گا۔ پس اپنے پر اور اپنی نسلوں پر رحم کریں اور خدائے رحیم وکریم کی آواز کو سنیں، اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے اور صداقت کو قبول کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا کرے۔''

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 932- 935)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا رؤیا

آپ اپنے خطبہ جمعہ یکم دسمبر 1989ء میں بیان فرماتے ہیں:

جن دنوں ایران میں انقلاب آرہا تھا 1977ء - 1978ء کی بات ہے۔۔۔ ''میں نے رؤیا میں دیکھا۔۔۔ ایک بڑے وسیع گول دائرے میں نوجوان کھڑے ہیں اور وہ باری باری عربی میں بہت ہی ترنم کے ساتھ ایک فقرہ کہتے ہیں اور پھر انگریزی میں گانے کے انداز میں اس کا ترجمہ بھی اسی طرح ترنم کے ساتھ پڑھتے ہیں اور باری باری اس طرح منظر ادلتا بدلتا ہے۔ پہلے عربی پھر انگریزی پھر عربی پھر انگریزی اور وہ فقرہ جو اس وقت یوں لگتا ہے جیسے قرآن کریم کی آیت ہے۔ لا یعلم اِلا ھو۔ لا یعلم اِلا ھو کوئی نہیں جانتا سوائے اس کے۔ کوئی نہیں جانتا سوائے اس کے۔۔۔ پھر میری نظر پڑتی ہے عراق کی طرف۔ شام مجھے یاد ہے، عراق یاد ہے، اور پھر ایران کی طرف، پھر افغانستان پھر پاکستان، مختلف ملک باری باری سامنے آتے ہیں اور مضمون دماغ میں یہ کھلتا ہے کہ یہاں جو کچھ ہو رہا ہے جو عجیب واقعات رونما ہو رہے ہیں جو انقلابات آرہے ہیں ان کا آخری مقصد سوائے خدا کے کسی کو پتا نہیں۔ ہم ان کو اتفاقی تاریخی حادثات کے طور پر دیکھ رہے ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ اتفاقاً رونما ہونے والے واقعات ہیں مگر رؤیا میں جب وہ مل کر یہ گاتے ہیں تو اس سے یہ تاثر زیادہ قوی ہوتا چلا جاتا ہے کہ یہ اتفاقاً الگ الگ ہونے والے واقعات نہیں ہیں بلکہ واقعات کی ایک زنجیر ہے جو تقدیر بنا رہی ہے اور ہم دیکھ رہے ہیں مگر ہمیں سمجھ نہیں آرہی کہ کیا ہو رہا ہے۔ لا یعلم اِلا ھو۔ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔''

(خطبات طاہر جلد 8 صفحہ 782-783)

چوہدری نعیم احمد باجوہ۔ نمائندہ الفضل آن لائن برکینا فاسو

برکینا فاسو میں مدرسۃ الحفظ کا قیام

قرآن مجید سے الفت و محبت اور عشق جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا طرہ امتیاز ہے۔ امام آخر الزمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید سے عشق کی ایسی داستان رقم کی ہے جس کی نظیر دکھانا فی زمانہ ممکن نہیں۔ قرآن مجید سے عقیدت کے متعلق آپ کی تحریرات اور عملی نمونہ ہر مومن کے لئے مشعل راہ ہے۔ نظم و نثر میں آپ کی بے شمار تحریرات میں سے چند فقرے ہی ”جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے“ ”حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں“ ”نوع انسان کے لئے روئے زمین پر کوئی کتاب نہیں مگر قرآن“ ”الخیر کلہ فی القرآن“ ایک صاحب فراست کو آپ کے عشق قرآن کا اندازہ کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔

آپ کی پیدا کردہ جماعت قرآن مجید کی خدمت کے لئے ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید پڑھنے پڑھانے کی بات ہو کہ اس پر عمل کرنے کی، تراجم کی تیاری کا بھاری بھرکم فریضہ ہو کہ اشاعت قرآن کی ذمہ داری، غیر مسلموں تک قرآن پہنچانے کا کام ہو کہ اس کی حفاظت کا، خدمت قرآن کے لئے مبلغ پیدا کرنے کا معاملہ ہو کہ خدمت قرآن کے ادارے قائم کرنے کی ضرورت۔ ہر میدان میں جماعت احمدیہ اس بلندی پر کھڑی ہے جہاں دور دور تک آج اس کا کوئی ثانی نہیں۔

دنیا کی نظر میں اندھیروں میں ڈوبے براعظم افریقہ کو قرآن مجید کے نور سے منور کرنے کا بیڑہ آج جماعت احمدیہ نے اٹھا رکھا ہے۔ خدمت قرآن کے بے شمار منصوبے، قرآن مجید پڑھانے کی ہزاروں کلاسز، سینکڑوں مبلغین دن رات اس مقصد کی تکمیل میں کوشاں ہیں کہ

جہاں تک نہ پہنچی ہو آواز حق
وہاں جا کے قرآن سنائیں گے ہم

مغربی افریقہ کا ملک برکینا فاسو زمینی لحاظ سے سمندر کے پانیوں سے دور واقع ہے اور کسی طرف سے ساحل سمندر تک رسائی نہیں رکھتا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کے فرحت بخش جام سے پوری طرح سیراب ہو رہا ہے۔ اس سرزمین کو خلافت خامسہ کی قدم بوسی کی توفیق عطا ہوئی تو اس کے نصیب جاگ اٹھے۔ ترقیات کا ایک جہاں کھلا۔ مسابقت کی نئی جہات اور آگے بڑھنے کے نئے زاویے عطا ہوئے۔ اس سرزمین کے لئے خلافت کی بے شمار برکات جن کا مشاہدہ آئے روز ہم کرتے ہیں میں سے ایک اور انعام برکینا فاسو کے صحرائی ملک کو علم قرآن سے روشن کرنے کی خاطر مدرسۃ الحفظ کا قیام ہے۔

ابتدائی خدوخال

ابھی گزشتہ سال برکینا فاسو میں مدرسۃ الحفظ کا قیام ایک سوچ اور ایک خیال ہی تھا۔ بے سروسامانی ایسی کہ ابھی کچھ سال مدرسہ کے قیام کا خیال محال لگتا تھا۔ مارچ 2022ء میں مکرم شریف عودہ صاحب جلسہ سالانہ برکینا فاسو کے جلسہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے نمائندہ کے طور پر تشریف لائے۔ آپ نے واپسی پر اپنی رپورٹ میں برکینا فاسو میں مدرسۃ الحفظ کی ضرورت کا لکھ کر اس کے قیام کی سفارش کر دی۔ اس پر مرکز نے جائزہ رپورٹ طلب کر لی۔ دس طلبہ پر مشتمل کلاس شروع کرنے کی رپورٹ ارسال کی تو حضرت امیر المؤمنین نے ازراہ شفقت مدرسہ کے قیام کی منظوری عطا فرمادی۔

مدرسہ کے لئے جگہ کا انتخاب

بستان مہدی میں جامعۃ المبشرین کے احاطے میں موجود ایک کوارٹر کو مدرسہ میں تبدیل کرنے کا پروگرام بنا۔ اس کوارٹر میں تین کمرے، ایک ڈرائنگ روم، اندر اور باہر واش روم، صحن اور باہر ایک اسٹور تھا۔ باہر والے اسٹور کو گرا کر دوبارہ وسیع تعمیر کر کے اسے ڈائننگ ہال میں تبدیل کر دیا گیا۔ باقی عمارت میں حسب ضرورت مرمت کا کام کر کے اسے مدرسہ کے لئے تیار کر لیا گیا۔ دو کمروں میں طلبہ کی رہائش، ایک کمرے میں نگران ہوسٹل کی رہائش، جبکہ ہال کو بطور کلاس روم استعمال کیا جائے گا۔

دس طلبہ کے قیام کی بہترین گنجائش اس عمارت میں نکل آئی ہے اور ان بچوں کی ضرورت کی ہر چیز مدرسہ کے احاطے میں موجود ہے۔ مدرسہ کے طلبہ کا کھانا جامعۃ المبشرین کے کچن میں تیار ہو گا جبکہ ان کا میس الگ ہو گا۔ نمازوں کے لئے جامعہ کی مسجد جبکہ کھیل کے لئے بستان کا وسیع میدان موجود ہے۔

افتتاحی تقریب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 31 ویں جلسہ سالانہ برکینا فاسو منعقدہ دسمبر 2022ء کے موقع پر جناب عصام الخامسی صاحب صدر جماعت احمدیہ مراکش کو مرکزی نمائندہ کے طور پر برکینا فاسو بھجوایا۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جلسہ کے بعد مدرسۃ الحفظ کے افتتاح کی تقریب رکھی گئی۔ چنانچہ جمعرات 29/دسمبر 2022ء کا دن افتتاح کے لیے مقرر ہوا۔

شام چار بجے مہمان خصوصی مکرم امیر صاحب کے ساتھ بستان مہدی تشریف لائے۔ آپ کا استقبال جامعۃ المبشرین کے پرنسپل کی معیت میں جامعہ کے اسٹاف اور طلبہ نے کیا۔ اس موقع پر طلبہ صاف ستھرا لباس پہنے دو رویہ قطاروں میں کھڑے تھے۔ طلبہ نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور خوبصورت آواز میں اجتماعی طور پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ورد کیا۔ مہمانان گرامی کو احترام کے ساتھ پنڈال تک لایا گیا جہاں تقریب کا اہتمام ہوا تھا۔

تقریب کے لئے مدرسہ کے قریب مارکی لگا کر پنڈال تیار کیا گیا تھا۔ شرکا میں سب سے اول قطار میں مدرسۃ الحفظ کے طلبہ بیٹھے تھے۔ افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو جامعہ کے سال دوم کے طالب علم عزیزم حافظ Atchede salam صاحب نے کی۔ بعد ازاں درجہ ثالثہ کے طالب علم عزیزم تنگارا عبد الوہاب صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ بابت مدح قرآن مجید خوش الحانی سے پڑھا اور فرنچ ترجمہ پیش کیا۔ پھر مکرم لقمان چندر بیگو صاحب نے جامعۃ المبشرین برکینا فاسو کا تعارف کروایا۔ آپ نے بتایا کہ 2017ء میں بے سروسامانی کے ساتھ شروع ہونے والا جامعہ اب ایک ادارے کی صورت جماعت کی خدمت میں مصروف ہے۔ تین کلاسز کے 49 مبلغین فارغ التحصیل ہو کر میدان عمل میں جا چکے ہیں۔ اس وقت بارہ ممالک کے 75 طلبہ جامعہ میں زیر تعلیم ہیں اور آج جامعہ کی تاریخ کا ایک سنہری دن ہے کہ جامعہ کی زیر نگرانی مدرسۃ الحفظ کا آغاز ہو رہا ہے۔

اس کے بعد مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر جماعت برکینا فاسو نے تقریر کی۔ آپ نے جامعۃ المبشرین کے قیام کی بنیاد بننے والے ابتدائی عاجزانہ مدرسہ کے قیام کا تذکرہ کر کے خدا تعالیٰ کے فضلوں کو یاد کیا۔ جماعت کے خدمت قرآن کے عزم کو دہرایا اور اس نعمت خداوندی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ برکینا فاسو میں مدرسۃ الحفظ کے قیام ہو رہا ہے۔ پروگرام کی آخری تقریر مہمان خصوصی کی تھی۔ اس سے قبل نعیم احمد باجوہ صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین برکینا فاسو نے مہمان خصوصی کا تعارف کروایا۔ مہمان خصوصی نے اپنی تقریر میں کہا آج کا دن جماعت احمدیہ برکینا فاسو کی تاریخ کا ایک روشن دن ہے۔ آنحضرت ﷺ نے قرآن پڑھنے اور پڑھانے والے کو بہترین قرار دیا ہے اور اس مدرسہ میں قرآن مجید حفظ کروانے کا بابرکت کام سرانجام دیا جائے گا۔ قیامت کے روز حفاظ قرآن خدا تعالیٰ کے فضلوں کے سائے تلے ہوں گے۔

اس کے بعد مہمان خصوصی مدرسہ کی عمارت کی طرف گئے اور مکرم امیر صاحب کے ساتھ اکٹھے فیتہ کاٹ کر اجتماعی دعا کروائی۔ اس طرح مدرسہ کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آیا۔

مہمانوں نے مدرسہ کا دورہ کیا۔ کلاس روم، رہائش گاہ، واش روم، اور ڈائننگ ہال کا وزٹ کیا۔ طلبہ کے لئے Bunk Beds رکھے

گئے ہیں۔ ایک کمرے میں چھ طلبہ کی رہائش ہو گی جبکہ دوسرے میں چار کی۔ تمام معزز مہمانوں نے مدرسہ کے انتظامات اور صفائی کو سراہا۔ دورے کے اختتام پر مدرسہ کے طلبہ کی تصویر مہمان خصوصی کے ساتھ تصویر بنائی گئی۔

افتتاحی تقریب میں ممبران نیشنل مجلس عاملہ، اسٹاف جامعۃ المبشرین، مبلغین کرام، ممبران نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اور دیگر جماعتی عہدیداران اور معززین شامل ہوئے۔

یوٹیوب پر براہ راست نشریات

تقریب کی مکمل کارروائی جماعت احمدیہ برکینا فاسو کے آفیشل یوٹیوب چینل پر براہ راست نشر ہوئی۔ یوٹیوب پر اس تقریب کی کارروائی کو سات صد لوگ دیکھ چکے ہیں۔

نگران مدرسہ

سیدنا حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم حافظ آدم نمی صاحب کی بطور نگران مدرسہ منظوری عطا فرمائی ہے۔ جبکہ بحیثیت مجموعی مدرسہ الحفظ، جامعۃ المبشرین برکینا فاسو کی زیر نگرانی کام کرے گا۔

مدرسۃ الحفظ کا لوگو (Logo)

مدرسہ الحفظ کا ایک خوبصورت لوگو تیار کروایا گیا ہے۔ مدرسہ کے قیام کے ساتھ ہی خیال آیا کہ اس کے لئے ایک خوبصورت لوگو بھی ہونا چاہئے۔ اس کے لئے بہت سارے نمونے تیار ہوئے جن میں سے مکرم ملک سعید الدین صاحب کا بنایا ہوا لوگو اختیار کیا گیا۔ اس لوگو کو مدرسہ کے باہر ایک بڑے بورڈ پر آویزاں کیا گیا ہے۔

مدرسۃ الحفظ کی پہلی کلاس

مدرسہ میں داخلہ کے لئے بہت ساری درخواستیں موصول ہوئیں جس میں سے دس طلبہ کو منتخب کیا گیا۔ ان طلبہ کے نام درج ذیل ہیں:

N°	Name	S/O	Region
1	DIARA Khalifat Ismaila	DIARA Mouhamed Ahmad Sekou	Ouagadougou
2	MAIGA Souleymane	Maiga Tidjani	Koudougou
3	COULIBALY Issa	COULIBALY Sie Ammadou	Banfora
4	SAWADOGO Mouhamed	SAWADOGO Salih	Ouagadougou
5	PONA Souleymane	PONA Baba	Tougan
6	DIAO Goulame	DIAO Moumine	Tenkodogo
7	WATTARA Moussa	Khalifa WATTARA	Banfora
8	OUEDRAOGO Mouhamed	OUEDRAOGO Salif	Léo
9	KADIO Kayssar	KADIO Yaya	Léo
10	DIAO Massroor	DIAO Moumine	Tenkodogo

کلاس روم کا منظر

مدرسہ الحفظ کا بیرونی منظر

کلاس کا آغاز

مؤرخہ 31/ دسمبر 2022ء بروز ہفتہ مدرسہ کی کلاس کا آغاز صبح سوا آٹھ بجے ہوا۔ اس موقع پر طلبہ کو دو قطاروں میں کھڑا کر کے اسمبلی کی گئی۔ ایک طالب علم نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اس کے بعد پرنسپل جامعۃ المبشرین برکینا فاسو نے طلبہ کو بعض بنیادی باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ حفظ قرآن کے لئے ضروری ہے کہ قرآن مجید کا احترام دل میں قائم ہو۔ علم قرآن کے حصول کے لئے ظاہری و باطنی صفائی بنیادی حیثیت رکھتی ہے اس کی طرف توجہ رہے۔ اسی طرح مدرسہ میں نظم و ضبط اور سب سے بڑھ کر اطاعت کو اپنا شعار بنائیں۔ آخر پر آپ نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ مدرسہ الحفظ برکینا فاسو کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقیات سے نوازے۔ اسے ایک مضبوط ادارہ بنائے اور یہاں سے حقیقی معنوں میں عاشق قرآن پیدا ہوں۔

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

از صفحہ 1

کے گریبان تر ہو جاتے ہیں۔ میں اپنے ہزار ہا بیعت کنندوں میں اس قدر تبدیلی دیکھتا ہوں کہ موسیٰ نبی کے پیرو ان سے جو ان کی زندگی میں ان پر ایمان لائے تھے ہزار درجہ ان کو بہتر خیال کرتا ہوں اور ان کے چہرہ پر صحابہ کے اعتقاد اور صلاحیت کا نور پاتا ہوں۔ ہاں شاذ و نادر کے طور پر اگر کوئی اپنے فطرتی نقص اور صلاحیت میں کم رہا ہو تو وہ شاذ و نادر میں داخل ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ ہزار ہا آدمی دل سے فدا ہیں۔ اگر آج ان کو کہا جائے کہ اپنے تمام اموال سے دستبردار ہو جاؤ تو وہ دستبردار ہو جانے کے لئے مستعد ہیں۔ پھر بھی مَیں ہمیشہ ان کو اور ترقیات کے لئے ترغیب دیتا ہوں اور ان کی نیکیاں ان کو نہیں سناتا مگر دل میں خوش ہوتا ہوں۔‘‘

(سیرت المہدی حصہ اوّل صفحہ 165 ایڈیشن دوم مطبوعہ 1935ء)

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23/ ستمبر 2005ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

ایڈیٹر کے نام خط

”شہدائے مہدی آباد“ (برکینا فاسو)

منیر احمد باجوہ۔ مہدی آباد ہیمبرگ جرمنی سے لکھتے ہیں:

آپ نے شہدائے مہدی آباد بورکینا فاسو کے واقعۂ شہادت کی بلا تاخیر بروقت تفصیل بتائی دلی صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ آمین

آج پھر چشم فلک نے ارضِ بلالی کے ان نو (9) جانثاروں میں بلالی روح کو جلوہ گر ہوتے دیکھا ہر ایک نے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے سینے سے لگایا اور سچائی سے ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہوئے جبکہ انہیں لمحہ بہ لمحہ زندگی کا پیالہ پیش کیا جا رہا تھا لیکن حق سچ کی خاطر انہوں نے موت قبول کی اور ابدی زندگی پائی۔ راہ حق میں انکی فدائیت جانثاری اور جذبۂ ایمانی کو سلام۔

انہوں نے راہ وفا میں اس طرح جانوں کے نقد نذرانے پیش کئے جیسے یہ جان انکی تھی ہی نہیں بلکہ حقیقتاً اس خالق و مالک کی امانت تھی جس کے حضور انہوں نے بشاشت قلبی سے بصد احترام پیش کر دی۔ بقول شاعر:

جو سنبھل کے بہک گئے وہ شکست خوردۂ راہ تھے
وہ مقامِ عشق کو پا گئے جو بہک بہک کے سنبھل گئے

آج کے مادہ پرست دور میں یہ ”نئی زمین اور نیا آسمان نہیں تو اور کیا ہے“۔ اے جانے والو! تم پر ہزاروں رحمتیں جاؤ اور رضائے باری تعالیٰ کے پیار کی جنتوں میں ابدی بسیرا کرو۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ

طلحہ علی۔ مبلغ سلسلہ فلپائن

جماعت احمدیہ فلپائن کی تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں

جماعت احمدیہ فلپائن کو اکتوبر اور نومبر کے مہینوں میں متعدد تبلیغی و تربیتی پروگراموں، نیز متعدد جماعتوں کے دورہ جات کی توفیق ملی۔

نیشنل اور لوکل مجلس عاملہ کا ریفریشر کورس

جماعت احمدیہ فلپائن کو 7 تا 9/ اکتوبر 2022ء کو لوکل مجلس عاملہ کے ممبران کے لئے نیشنل ریفریشر کورس کے انعقاد کی توفیق ملی۔ اس سے پہلے اگست میں نیشنل عاملہ کے ممبران کا ریفریشر کورس رکھا گیا تھا۔ اس بار تمام لوکل جماعتوں کی مجالس عاملہ کو ریفریشر کورس کے لئے زمبوآنگا (شہر) مدعو کیا گیا۔ 7/ اکتوبر 2022ء کو نماز جمعہ کے بعد پروگرام کا آغاز ہوا۔ خاکسار نے افتتاحی خطاب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں عہدیداران کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ بعد ازاں پہلے سیشن میں نظام خلافت کی اہمیت و برکات پر تقریر ہوئی۔ اس کے بعد نظام جماعت کی اہمیت و افادیت پر تقریر ہوئی اور اس میں جماعت احمدیہ کے انٹرنیشنل، نیشنل اور لوکل سطح پر موجود انتظامی ڈھانچ کا تعارف کروایا گیا، نیز ذیلی تنظیموں کا بھی تعارف کروایا گیا۔ اگلے روز نیشنل عہدیداران نے اپنے شعبوں کا تعارف کروایا نیز لوکل عہدیداران کے سامنے اس ٹرم کے لائحہ عمل اور مستقبل کی منصوبہ بندی کا ذکر کیا اور اس ضمن میں لوکل عہدیداران کی ذمہ داریوں کا ذکر کیا۔ اس کے علاوہ ماہانہ رپورٹ فارم اور مال کے گوشواروں کا تعارف اور وقت پر بھر کر بھجوانے کے بارے میں رہنمائی کی گئی۔ یہ پروگرام صبح 10 بجے سے لے کر مغرب تک جاری رہا اور درمیان میں نماز اور کھانے کا وقفہ لیا گیا۔ آخری روز گزشتہ دن کے رہ جانے والے شعبہ جات کو مکمل کیا گیا اور بعد ازاں نیشنل عاملہ کی میٹنگ کا انعقاد ہوا۔ لوکل عاملہ کے ممبران کو بھی بطور ناظرین عاملہ میٹنگ میں بیٹھنے کی اجازت دی گئی تا لوکل لیول پر عاملہ میٹنگ کے انعقاد کا طریق سیکھ سکیں۔ نیز بعض معاملات میں اجازت کے ساتھ لوکل عاملہ کے ممبران سے مشورہ بھی کی گیا۔ اتوار 9/ اکتوبر 2022ء کو مغرب کی نماز کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

جماعتوں کے دورہ جات

نیشنل سطح پر تین رکنی ٹیم جس میں مکرم عبدالمخلص صاحب (لوکل مشنری و نائب صدر فلپائن)، مکرم فیلان ہیڈنگ صاحب (لوکل معلم و نیشنل سیکرٹری تبلیغ) اور خاکسار شامل تھے، نے جماعت احمدیہ فلپائن کی مختلف جماعتوں کے دورے کیے اور متعدد تبلیغی و تربیتی پروگراموں کا انعقاد کیا۔

ہولو، سولو (Jolo, Sulu)

دورے کا آغاز ہولو جماعت سے ہوا۔ ہولو، سُولو کے صوبے میں واقع ایک شہر ہے۔ اس شہر میں گزشتہ کئی سالوں سے شدت پسند تنظیمیں متحرک ہیں جس کی وجہ سے یہ علاقہ غیر محفوظ سمجھا جاتا ہے مگر فی الحال حالات نسبتاً بہتر ہونے کے سبب کچھ غور و خوض کے بعد اس شہر کے دورے سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ 18/ اکتوبر کو مغرب کے وقت وفد زمبوآنگا سے بذریعہ بحری جہاز روانہ ہوا اور اگلے روز صبح 8 بجے کے قریب ہولو پہنچے۔ صبح دس بجے لوکل جماعت نے مشن ہاؤس میں جلسہ سیرت النبی کا انعقاد کیا ہوا تھا۔ جلسے میں تقریباً 50 سے زائد احمدی اور غیر احمدی احباب موجود تھے۔ تقاریر کے علاوہ بعد ازاں سوال و جواب کی محفل منعقد ہوئی جس میں غیر از جماعت دوستوں نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم نیز جماعت کے دیگر عقائد کے بارے میں سوالات کئے۔

دوپہر کو اس صوبے اور ملحقہ صوبوں کے فوج کے ڈویژن سے ملاقات طے تھی۔ میٹنگ میں کمانڈر کے علاوہ، سویلین انچارج اور فوج کے امام بھی شامل تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، یہ میٹنگ دو گھنٹے تک چلی جس میں جماعت کے تعارف کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کی ملک میں امن کے قیام کے لئے کوششوں اور مستقبل میں تعاون کے بارے میں بات چیت ہوتی رہی۔ فوج کے افسران کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب عالمی بحران اور امن کی راہ تحفۃً پیش کی گئی نیز فوج کی طرف سے بھی تحائف دیے گئے۔

اس کے بعد اس جزیرہ کے ایک دوسرے کونے میں موجود احمدی احباب سے ملاقات کے لئے گئے اور اس علاقہ کے لوکل کاؤنسلر سے ملاقات کی اور انہیں بھی جماعت کا تعارف کروایا۔ رات کو مغرب اور عشاء کی نماز کے لئے مشن ہاؤس واپس آئے اور عشاء کی نماز کے بعد لوکل مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد کیا گیا۔

پندامی، سولو (Pandami, Sulu)

اگلے روز سولو صوبے کے ہی ایک اور جزیرہ کے لئے روانہ ہوئے۔ کشتی پر جگہ نہ ملنے کے باعث عرشہ پر ہی بیٹھ کر 6 گھنٹے کا سفر مکمل کیا۔ پندامی میں وفد نے تین روز قیام کیا۔ اس دوران نماز جمعہ کی ادائیگی کے علاوہ لوکل ممبران خاص طور پر نومبائعین سے گھروں پر جا کر ملاقات کی گئی نیز ان علاقوں کا بھی دورہ کیا گیا جہاں مزید تعمیراتی کاموں کا ارادہ ہے۔ اسی طرح بعض ایسے دوستوں سے بھی ملاقات کی گئی جن کا بوجوہ جماعت سے رابطہ منقطع ہو چکا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، ان ملاقاتوں کا بہت اچھا اثر ہوا اور یہ دوست نہ صرف اسی وقت سے جماعتی دوروں میں شامل ہونے لگ گئے بلکہ وفد کے جانے کے بعد بھی فعّال ہیں اور تحریکات اور پروگراموں میں شامل ہو رہے ہیں۔

اس علاقہ میں جماعت کا مشن ہاؤس سگان گانگ نامی علاقہ میں ہے مگر گزشتہ سال دو نئے علاقوں میں بھی بیعتیں ہوئی ہیں۔ ان دو علاقوں کے دورے کئے اور ان میں سے ایک علاقہ نیوگ نیوگ میں تبلیغی و تربیتی نشست کا انعقاد کیا۔ سوال جواب کی نشست میں اکثر سوالات توحید باری تعالیٰ کے بارے میں ہوئے اور انہیں مشرکانہ رسوم و رواج ترک کرنے کی تلقین کی گئی۔ احمدیت کے بارے میں بھی لیکچر ہوئے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ 5 مزید افراد کو بیعت کرنے کی توفیق ملی۔

سیمونول، تاوی تاوی (Simunul, Tawi-Tawi)

پندامی سے وفد تاوی تاوی کے صوبے روانہ ہوا اور بحری جہاز پر تمام رات سفر کر کے اگلے روز بنگاؤ پہنچا اور وہاں سے چھوٹی کشتی پر سیمونول۔ سیمونول کا جزیرہ فلپائن میں باب الاسلام کا درجہ رکھتا ہے کیونکہ عمومی طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ پہلے عرب تاجر یہیں آئے تھے اور مقامی لوگوں کو تبلیغ کر کے ان سے شادیاں کی اور یہیں آباد ہو گئے۔ سیمونول کی جماعت فلپائن کی دوسری سب سے پرانی جماعت ہے اور اوّلین مبلغین یہیں آ کر قیام کرتے تھے۔ یہاں دو دن رکنے کا پروگرام تھا۔ پہلے روز پہنچتے ہی دو تبلیغی نشستیں تھیں۔ پہلی تبلیغی نشست میں علاقہ کے معززین کو مدعو کیا گیا تھا اور جماعت احمدیہ کے تعارف کے بعد سوال جواب کا موقع دیا گیا۔ یہ پروگرام دو گھنٹے سے زائد جاری رہا اور اس میں 35 سے زائد غیر احمدی افراد نے شرکت کی۔ بعد ازاں ظہر کی نماز پڑھی گئی۔ عصر کی نماز کے بعد ایک اور تبلیغی نشست تھی جس میں نوجوانوں کی تنظیموں کے سربراہان کو مدعو کیا گیا تھا۔

شام کو عشاء کی نماز کے بعد لوکل جماعت کے جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں تلاوت اور نظم کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل کا مؤثر رنگ میں ذکر کیا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، احباب جماعت نے تقاریر کا اچھا اثر لیا۔ اگلے روز باجماعت نماز تہجد سے دن کا آغاز ہوا۔ بعد ازاں وفد نے احباب جماعت کے گھروں میں جا کر ان سے ملاقاتیں کیں خاص طور پر ایسے افراد کے گھروں کا دورہ کیا جن کا جماعت سے تعلق بوجوہ کمزور تھا، یا بعض ایسے لوگ جن کے والدین احمدی ہوتے تھے مگر اولاد نے جماعت سے تعلق نہیں رکھا۔ اسی طرح جماعت کے بزرگان اور بیمار افراد کے گھروں پر جا کر ملاقات کی۔

شام میں ایک احمدی دوست نے ایک اسکول میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پروگرام کا اہتمام کیا اور درخواست کی کہ مسجد میں جس طرح شمائل محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا گیا تھا اسی طرح غیر احمدیوں کے سامنے بھی کیا جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، پروگرام میں 9 اسکولوں کے پرنسپل شامل تھے نیز 35 سے زائد اساتذہ و سٹاف بھی موجود تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، حاضرین نے

جماعت کی طرف سے آنحضرت ﷺ کی سیرت اور خصائل کے بیان کے طریق کو بہت سراہا اور اکثر نے کہا کہ ہمیں اس سے پہلے ایسے میلاد النبیؐ کے پروگرام میں شمولیت کا موقع نہیں ملا۔ ایک مہمان نے کہا کہ انہوں نے اس سے پہلے آنحضرت ﷺ کی سیرت کا اس قدر خوبصورت بیان نہیں سنا۔ ایک اور مہمان نے کہا کہ وہ احمدیوں کے بارے میں بہت منفی سوچ رکھتے تھے اور احمدیوں کے سلام کا جواب بھی نہیں دیتے تھے مگر آج کے پروگرام نے ان کا ذہن یکسر بدل دیا ہے اور انہوں نے بعد میں وفد کے ممبران نیز دیگر احمدیوں کے ساتھ تصویریں بھی کھنچوائیں۔ ایک اور مہمان نے کہا کہ تقریر کے دوران حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا بیان کردہ ایک نکتہ ان کے لئے بالکل نیا تھا اور انہوں نے ہزارہا اسلامی لیکچر سنے ہیں مگر ایسا نکتہ کبھی نہیں سنا۔ گو کہ سوال جواب کی محفل میں بعض مہمانوں کی طرف سے تلخ کلامی بھی کی گئی مگر عمومی طور پر پروگرام کا بہت اچھا اثر ہوا اور اگلے روز سمیونول سے واپسی پر کشتی میں بھی بعض شاملین، جنہیں ہم پہچانتے بھی نہیں تھے، نے آکر پروگرام کی تعریف کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

سیبو (Cebu)

سمیونول سے وفد زمبوآنگا واپس آیا اور چند روز بعد خاکسار اور مکرم فیلان ہیڈنگ صاحب سیبو Cebu کے لئے روانہ ہوئے۔ سیبو آمد کا مقصد ایک پروفیسر صاحب جو کچھ عرصہ سے زیرِ تبلیغ تھے ان سے ملاقات کرنا تھا نیز ان پروفیسر صاحب نے ایک یونیورسٹی میں لیکچر کا بھی اہتمام کیا ہوا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، ان پروفیسر صاحب سے ملاقات بہت مفید رہی اور انہوں نے احمدیت کی سچائی اور حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ کے دعویٰ مسیحیت و مہدویت کی تصدیق کی البتہ باقاعدہ بیعت کرنے کے لئے کچھ مہلت مانگی تا کہ وہ مزید دعا اور تسلی کر سکیں۔ موصوف کو اس سے پہلے کئی جماعتی کتب بھجوائی گئی تھیں جن کے بارے میں وہ سوالات کرتے رہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ جواب ملنے پر تسلی کا اظہار کرتے رہے۔ انہوں نے ایک یونیورسٹی کے سینئر ہائی اسکول میں اسلام کی امن عامہ کے بارے میں تعلیمات کے موضوع پر خاکسار کے لیکچر کا بھی اہتمام کیا ہوا تھا مگر اس روز شدید بارش اور طوفان کی وجہ سے اسکول کی چھٹی کر دی گئی۔ البتہ اسکول کے پرنسپل سے ملاقات کے علاوہ اسکول کے 20 سے زائد سٹاف اور اساتذہ کے سامنے خاکسار کو اپنا لیکچر پیش کرنے اور سوال جواب کی محفل منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

تکلوبان (Tacloban)

سیبو سے ہم بذریعہ ہوائی جہاز تکلوبان نامی شہر پہنچے۔ یہاں تقریباً 7 سال قبل تبلیغ کے نتیجہ میں بعض لوگ عیسائی مذہب کو ترک کر کے حلقہ بگوش اسلام احمدیت ہوئے تھے۔ کچھ عرصہ مکرم فیلان صاحب بطور معلم یہاں مقیم رہے تھے مگر پھر بوجوہ یہاں مستقل کوئی معلم صاحب نہیں رہے۔ اس دورہ کا مقصد ان دوستوں سے ملنا اور جماعت کی تعلیم و تربیت کا از سر نو انتظام کرنا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، یہاں دو دن قیام رہا اور دوستوں سے مشورہ کے بعد فی الحال فوری طور پر آن لائن کلاسوں کا انتظام کیا گیا جو شروع ہو چکی ہیں۔

سالوپینگ، بسیلان (Saluping, Basilan)

دو سال قبل یہاں ایک نئی جماعت قائم ہوئی تھی۔ 6 ممبران پر مبنی ایک وفد 4 دن کے دورے پر اس جزیرے پر گیا۔ دوران قیام متعدد تعلیمی، تربیتی اور تبلیغی نشستوں کا اہتمام کیا گیا اور مستقبل میں مستقل مشن ہاؤس کے لئے بعض جگہوں کا معائنہ بھی کیا گیا۔

جلسہ ہائے سیرت النبیؐ

جیسا کہ گزشتہ سطور میں ذکر آچکا ہے کہ اکتوبر اور نومبر 2022ء کے مہینوں میں جماعت احمدیہ فلپائن کو مختلف جماعتوں میں سیرت النبی ﷺ کے جلسوں کے اہتمام کی توفیق ملی۔ یہ جلسے 6 جماعتوں یعنی زمبوآنگا، ہولو، پندامی، سمیونول، منیلا اور ماپون کی جماعتوں میں منعقد ہوئے۔ ان میں سے بعض جلسوں میں غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان ادنیٰ مساعی میں برکت ڈالے اور فلپائن کے باشندے جلد احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کر کے دنیا و آخرت میں خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو سمیٹنے والے ہوں اور ہمیں بھی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے احسن رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مسعود احمد طاہر۔ نمائندہ الفضل آئن لائن گیمبیا

نیشنل اجتماع مجلس انصار اللہ گیمبیا 2022ء

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ گیمبیا کو اپنا نیشنل اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

یہ سہ روزہ اجتماع مؤرخہ 16/ دسمبر 2022ء تا 18/ دسمبر 2022ء جمعہ تا اتوار ملک کے کیپیٹل بانجل کومبو میں جماعت کی جامع مسجد بیت السلام میں منعقد ہوا۔

اجتماع کی تیاری کے سلسلہ میں محترم صدر صاحب انصار اللہ اور ان کی مختلف ٹیموں نے اجتماع سے قبل ملک کی مختلف مجالس کا دورہ کیا اور انصار کے اجتماع میں شمولیت کی اہمیت پر اجلاسات کئے۔ اجتماع پر آنے کے لئے ریجنز سے آمد کا سلسلہ ایک دن قبل یعنی جمعرات کو ہی شروع ہو گیا تھا۔

اجتماع میں تینوں دن باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی۔ نماز فجر و مغرب کے بعد درس قرآن و حدیث کا انتظام تھا۔ اس کے علاوہ مختلف مقررین نے تربیتی عناوین پر تقاریر کیں۔ جن میں خلافت کے ساتھ مضبوط تعلق کی اہمیت اور اس کا طریق، تربیت اولاد، انصار کی ذمہ داریاں اور مالی قربانی جیسے اہم موضوعات شامل تھے۔

جمعۃ المبارک کو صبح نماز تہجد سے اجتماع کا آغاز ہوا۔ جبکہ رسمی افتتاحی تقریب دن کے وقت ہوئی۔ جس میں محترم صدر صاحب انصار اللہ نے صدارت کی اور افتتاحی دعا کروائی۔ اس کے بعد پروگرام کے مطابق تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ جو کہ پیارے حضور انور کے خطبہ جمعہ تک جاری رہا۔

پھر پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ تمام حاضرین نے بیت السلام میں سنا۔ اس کے بعد نماز جمعہ کی ادائیگی اور ظہرانہ کے بعد تقاریر کا سلسلہ دوبارہ شروع ہوا۔

مغرب وعشاء کے بعد مجلس سوال و جواب ہوئی۔ جس میں جماعت کے مبلغ نے انصار کے مختلف سوالات کے جوابات دیے۔

جسمانی صحت کی اہمیت اجاگر کرنے کے لئے انصار میں بعض ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ جن میں تیز پیدل چلنا، میوزیکل چیئر اور پش اپس (ڈنٹ لگانا) شامل تھے۔ ان مقابلہ جات سے تمام حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔

اتوار کی صبح کو اجتماع کی اختتامی تقریب ہوئی جس کے مہمان خصوصی مکرم امیر صاحب گیمبیا تھے۔ تلاوت کے بعد انہوں نے اپنے خطاب میں انصار کو نصائح کیں اور اپنی اولادوں کو احمدیت سے وابستہ کرنے کی تلقین کی۔ خطاب کے بعد امیر صاحب نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد تمام انصار کا مکرم امیر صاحب کے ساتھ گروپ فوٹو ہوا۔

اس اجتماع کو ایم۔ٹی۔اے گیمبیا نے کیمرے کی آنکھ میں محفوظ کیا۔

اجتماع کی حاضری اس سال 201 رہی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس اجتماع کے دور رس نتائج پیدا فرمائے اور ہم سب کو احمدیت سے جوڑے رکھے۔ آمین

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

فقہی کارنر

خلافِ شرع امور میں والدین کی فرمانبرداری کس حد تک کی جائے؟

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ شیخ کرم الٰہی صاحب پٹیالوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب دہلی پہنچ کر مولوی نذیر حسین صاحب اور مولوی محمد بشیر بھوپالی سے مباحثہ فرمایا تھا۔ اُس سفر سے واپسی پر جماعت پٹیالہ کی درخواست پر ایک دو روز کے لئے حضور نے پٹیالہ میں قیام فرمایا۔حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب اور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب ہمراہ تھے۔ ان دنوں میری شادی و نکاح کا مرحلہ درپیش تھا اور میرے والد مرحوم اپنی دنیادارانہ وضع کے پابند اور نام و نمود کے خوگر تھے اور اپنے احباب اور مشیروں کے زیر اثر شادی کے اہتمام میں باوجود مالی حالت اچھی نہ ہونے کے قرض لے کر بھی جلوس اور خلاف شرع رسوم کی تیاریوں میں مصروف تھے۔ خاکسار نے اُن سے ان رسوم کی مخالفت اور اپنی بیزاری کا اظہار کیا مگر اُن پر کچھ اثر نہ ہوا۔ میں نے اپنی جائے ملازمت راجپور سے ان رسومات کے خلاف شرع اور خلاف اخلاق و تمدن ہونے کے متعلق تین چار صفحات کا ایک مضمون لکھ کر دہلی کے ایک ہفتہ وار اخبار میں شائع کرایا اور چند کاپیاں منگوا کر اپنے والد صاحب کی خدمت میں اور دیگر بزرگان کے نام بھجوادیں۔ اس کے بعد میں پٹیالہ آکر اپنے والد صاحب سے ملا۔ والد صاحب نے مضمون کی تعریف کی اور اُن خیالات سے اتفاق کرتے ہوئے فرمایا کہ اس مضمون کے مطابق تم اپنے وقت پر عمل کر لینا۔ میں نے تو صرف یہی ایک شادی کرنی ہے۔ میں تو اسی طرح کروں گا جیسا میرا دل چاہتا ہے، تم کو وہ باتیں پسند ہوں یا نہ ہوں۔ اس کا جواب خاموش رہنے کے سوا اور میرے پاس کچھ نہ تھا۔ آخر میں نے ایک اہل حدیث مولوی سے جن کے ہمارے خاندان سے بہت تعلقات تھے اور خاکسار پر وہ بہت شفقت فرماتے تھے۔ اپنی یہ مشکل پیش کی۔ انہوں نے سن کر میرے والد صاحب کی طبیعت سے واقف ہونے کی وجہ سے اُن کو تو کچھ کہنے کی جرأت نہ کی بلکہ مجھے بڑی سختی سے تلقین کی کہ اگر تمہارے والد صاحب ان کے خلاف شرع رسومات کے ادا کرنے سے نہ رکیں تو تم شادی کرنے سے انکار کر دو۔ چونکہ میں اپنے والد صاحب کی طبیعت سے واقف تھا اور میرا کوئی دوسرا بہن بھائی بھی نہ تھا۔ اس لئے میں نے خیال کیا کہ ایسا جواب اُن کو سخت ناگوار معلوم ہوگا اور میرے اُن کے تعلقات ہمیشہ کے لئے خراب ہو کر خانگی زندگی کے لئے تباہ کن ہوں گے۔ اس لئے ان حالات میں مَیں سخت پریشانی اور تردّد میں تھا کہ انہی دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پٹیالہ تشریف لے آئے۔ ایام قیام پٹیالہ میں حضرت مولوی نور الدین صاحب اور مولوی عبد الکریم صاحب نماز عشاء کے بعد شب باش ہونے کے لئے ہمارے مکان پر تشریف لاتے اور صبح کی نماز کے بعد پھر حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہو جاتے۔ ایک دن موقعہ پا کر میں نے اپنی مشکل کو حضرت مولوی نور الدین صاحب کی خدمت میں عرض کیا۔حضرت مولوی صاحب نے اس داستان کو بڑے غور سے سنا اور فرمایا کہ چونکہ حضرت صاحب تشریف فرما ہیں اس لئے اس معاملہ کو حضور کو پیش کر دو۔ میں نے عرض کیا کہ لوگوں کی ہر وقت آمد و رفت اور حضرت صاحب کی مصروفیت کے سبب شاید حضرت صاحب سے عرض کرنے کا موقعہ نہ ملے۔مولوی صاحب نے فرمایا موقعہ نکالنے کی ہم کوشش کریں گے۔ خاکسار تو رخصت نہ ہونے کے سبب ایک روز قبل ہی راجپور اپنی ملازمت پر چلا گیا۔حضرت صاحب اُس سے ایک روز بعد یا دوسرے روز بغرض واپسی راجپور صبح آٹھ بجے والی گاڑی سے پہنچے اور کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر جب ٹرین پر سوار ہونے کے لئے پلیٹ فارم راجپور پر تشریف لائے تو مولوی صاحب نے خاکسار کو قریب طلب فرمایا کہ یہ سارا واقعہ حضور کے گوش گزار کر دیا۔حضور نے تمام حالات سن کر خاکسار سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کے والد صاحب کو یہ علم ہے کہ آپ کو ایسی رسوم جو کہ خلاف شرع ہیں دل سے پسند نہیں؟ میں نے عرض کیا کہ میں اُن سے زبانی عرض کرنے کے علاوہ ایک مدلل مضمون ان رسومات کے خلاف لکھ کر ایک اخبار میں اپنے نام سے شائع کرا کر اس کی کاپیاں اپنے والد صاحب کے پاس پہنچائیں مگر وہ مضمون کو پسند کرنے اور اس سے متفق ہونے کے باوجود عملاً اس کے خلاف اور اپنی مرضی کے موافق کرنے پر آمادہ ہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ اگر تم اُن اہل حدیث مولوی صاحب کے کہنے کے موافق شادی سے انکار کر دو تو اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔ میں نے عرض کیا کہ ہمیشہ کے لئے میرا اُن سے انقطاع انجام ہوگا۔ اس کے بعد فرمایا آخر نکاح وغیرہ کی رسم تو اسلامی شریعت کے مطابق ہی ہوگی۔ خاکسار کے اثبات پر جواب عرض کرتے ہوئے فرمایا کہ جو رسوم شرع اور سنت کے موافق ہیں اُن کو تم اپنی طرف سے سمجھو اور جو خلاف شرع امور ہیں اُن کو اُن کی مرضی پر چھوڑ دو۔ دل سے ناپسند کرنے کے باوجود کچھ تعرض نہ کرو۔ اس طرح یہ مرحلہ بغیر فساد اور نزاع کے گزر جائے گا۔ پھر مولوی صاحب کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا میرے نزدیک کسی لڑکے کو کسی خلاف شرع امر میں باپ کو منع کرنے کا اس سے زیادہ حق نہیں کہ وہ اس امر کا خلاف شرع ہونا اور اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کر دے۔ سختی سے روکنے یا جبر کرنے کا کوئی حق نہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے والدین کے سامنے ادب کے ساتھ اپنا شانہ جھکانے کا اور اُن کے آگے اُف تک نہ کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اتنے میں گاڑی آ گئی۔ خاکسار نے حضرت صاحب سے مصافحہ کیا اور نیچے اُتر کر حضرت مولوی صاحب سے جب مصافحہ کیا تو مولوی صاحب نے فرمایا کہ حضرت صاحب کے فتویٰ نے آپ کی مشکل کا حل کر دیا۔ میں نے اسی لئے کہا تھا کہ حضرت صاحب سے عرض کرنا چاہیئے۔ دراصل ہم مولوی صاحبان کی نظریں اُن گہرائیوں تک نہیں جاتیں جہاں حضرت صاحب کا نقطہ نگاہ ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ معاملہ بلا مخالفت گزر گیا۔ (سیرت المہدی جلد 2 صفحہ 88-90)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

دعا کا تحفہ

میت کو قبر میں رکھنے کی دعا

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو قبر میں رکھتے تو یہ دُعائیں پڑھتے:

1. بِسۡمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ
2. بِسۡمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی سُنَّۃِ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ

(ترمذی کتاب الجنائز)

ترجمہ: (1) اللہ کے نام اور اللہ کی تائید کے ساتھ، اللہ کے رسول کی ملت پر۔

(2) اللہ کے نام اور اللہ کی تائید کے ساتھ اور اللہ کے رسول کی سنّت پر۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 127)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

ایک سبق آموز بات

دل

انسان کے پورے وجود میں صرف ایک دل ہے جو انسان کی تخلیق سے لے کر اس کے مرنے تک بنا آرام کیے دھڑکتا رہتا ہے اس کو ہمیشہ خوش رکھیں چاہے وہ دل آپ کا ہو یا آپ کے اپنوں کا۔

مرسلہ: شکیل احمد طاہر۔ قادیان

طلوع و غروب آفتاب

7/فروری 2023ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:38	18:44
مدینہ منورہ	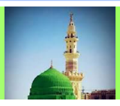	05:41	18:11
قادیان		05:55	18:08
ربوہ		05:35	17:48
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:02	17:03